ماہنامہ مجلہ الحقیقہ پاکستان

جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ / اگست 2002ء

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

پروفیسر محمد حسین آسی

تاجدارِ صداقت پاسدارِ رسالت

حضور نقش لاثانی اور تحریک پاکستان



پاکستان کی تعمیر

اداریہ

حمد و نعت

پروفیسر [illegible] حسین آئی

جلوہ فرما رحمت رب اعلیٰ ہے ہر طرف
آنکھ کھلا ہو تو نور مطلق ہے ہر طرف
ذرے ذرے کی زباں پہ نغمہ توحید ہے
گرم اسی [illegible] ہے ہر طرف
بزم امکاں کا کوئی گوشہ بھی کہیں محروم ہو
جب خدا ہے ہر طرف نور خدا ہے ہر طرف
خالق عالم ہے ظاہر اپنی ہر تخلیق سے
جو عالم بھی [illegible] بنا ہے ہر طرف
منکر اندھے پن سے محروم نظارہ ہو تو ہو
ورنہ ان کا نور تو [illegible] کھلا ہے ہر طرف
اک عجب ہے ولولہ پھیلا بھی جیسے کیا اشتیاق
ابر چادر ساز اسے یار [illegible] ہے ہر طرف
مالک (جل مجدہ) روز 12 اسے [illegible] روز 12 ﷺ
اب تو دنیا میں بھی محشر سا بپا ہے ہر طرف
وقت شاید منتظر ہے پھر کسی شبیر کا
ہاں کہیں چہرہ کوئی کرب وبلا ہے ہر طرف
ہم نہیں ہیں اپنے رب کی رحمتوں سے نا امید
گو افق پر یاس کی کالی گھٹا ہے ہر طرف
کچھ چاہیے تو در خیر الوریٰ سے مانگ
جوش وحشت سے یہ کیا تو بھاگتا ہے ہر طرف
کیا تجھے کافی نہیں ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
کیا ہے ؟ دنیا میں اگر شور بپا ہے ہر طرف
شیخ کے جلوے سے ہے معمور انجم بدن
تیرے اندر آگہی کوئی صدا [illegible] ہے ہر طرف

زیر سرپرستی

حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی

ماہنامہ مجلہ الحقیقہ پاکستان

جمادی الثانی — اگست — جلد نمبر 3 — شمارہ نمبر 10

مدیر اعلیٰ: شجاعت علی مجاہد

مدیر مسئول: ابوطلحہ نوری

مدیر منتظم: شمس الدین نقشبندی

زرِ تعاون

پاکستان (فی پرچہ) 10 روپے — سالانہ بذریعہ ڈاک 124 روپے

	فی پرچہ	سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

عکس الحقیقہ

خط و کتابت کا پتہ: صوفی محمد آصف نقشبندی انچارج دفتر الحقیقہ [illegible]

پرنٹر پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے [illegible] سے چھپوا کر دفتر الحقیقہ [illegible] فون نمبر: 451734 (اردو ادب) سے شائع کیا



پاکستان کی تعمیر

الحمد للہ یہ ماہ اگست ہے ۱۹۴۷ء میں اسی کی چودہ تاریخ تھی، جب پاکستان ایک نئی آزاد اسلامی مملکت کے طور پر وجود میں آیا۔ واجپائی اور ایڈوانی جیسے لاتعداد متعصب ہندوؤں کا کردار سب کے سامنے ہے۔ احمد آباد میں بلکہ کشمیر میں جو ظلم و ستم عرصہ دراز سے ڈھایا جا رہا ہے، کیا اُسے سامنے رکھ کر کوئی یہ خواب دیکھ سکتا تھا کہ پتھر کے بتوں کو خدا ماننے والوں کے دل کسی وقت بھی نرم ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانیت اور انسان سے مہر و محبت ہندوؤں کی تاریک ذہنیت کے تصور سے بالاتر ہے۔ جو بدنصیب لوگ انسانوں کا خون بہائیں اور جانوروں کا پیشاب تک پئیں، اُنھیں معقولیت سے کیا نسبت۔ اس قسم کے بے رحم، بد خلق، سراپا ظلم، انسان نما بھیڑیوں کی کئی گنا عددی کثرت کے باوجود پاکستان کا بن جانا قدرت حق کا ایک زبردست ثبوت اور اسلام کا عظیم معجزہ ہے۔ ہندوؤں نے نمازوں میں خلل ڈالنے کیلئے باجے بجانے کی تحریکیں چلائیں، مسلمانوں کو قربانی دینے سے روکا جاتا۔ بعض مقامات پر انہیں اذان کی اجازت نہیں دی گئی غرض اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں رکاوٹیں ڈالی جاتیں۔ اگر کسی طرف سے اسلام کی حمایت کی جاتی تو دس دس پندرہ پندرہ چالیس چالیس گھروں کو آگ لگا دی، مسلمانوں کا سامان لوٹ لیا جاتا اور حسب موقع اہل ایمان کو شہید کر دیا جاتا۔ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۹ء تک آگرہ اور اودھ پر کانگرس کی حکومت رہی اور اس قسم کے ہزاروں مظالم کانگرس حکومت نے اپنی سرپرستی میں کرائے اور مسلمانوں کی ایک شکایت بھی نہیں سنی گئی۔

یہ تو خصوصی مقامات اور خصوصی حالات تھے۔ مگر مجموعی طور پر بھی ہندوؤں نے "معاشیات" پر قبضہ کر رکھا تھا اور مسلمانوں کو سود در سود کے چکر میں الجھا کر ادھ موا کرنے کی کامیاب سازشیں چل رہی تھیں۔ اس قسم کے حالات میں پاکستان کا بننا اشد ضروری تھا، اس کا کون انکار کر سکتا ہے۔ ایسے حالات میں کانگرس کی حمایت کر کے پاکستان کی راہ روکنے کی کوشش کرنا برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے قتل عام کی اجازت دینے کے مترادف تھا۔ فرزندان اسلام کیلئے یقینا ایک ایسے خطے کی ضرورت تھی جہاں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی مکمل اجازت بھی ہو اور معاشی استحکام بھی حاصل ہو بلکہ یہ معاشی استحکام بھی اسلام کے نفاذ کی برکات کا ثمرہ ہو۔ یقینا اسلام کا معاشی نظام بھی اپنی مثال آپ ہے اور اگر اس پر عمل کیا جائے تو امت مسلمہ معاشی غلامی سے بھی آزاد ہو سکتی ہے۔ اسی لئے حضرت قائد اعظم علیہ الرحمہ نے قیام پاکستان سے چند ماہ بعد فرمایا تھا۔

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کیلئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں"
(اسلامیہ کالج پشاور۔ ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء)

ایک اور مقام پر فرمایا:

"میں ان لوگوں کی بات نہیں سمجھ سکتا جو دیدہ دانستہ اور شرارت سے یہ پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ اسلام کے اصول عام زندگی میں آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھے۔ میں ایسے لوگوں کو جو بدقسمتی سے گمراہ

ہوچکے ہیں۔ یہ صاف صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ نہ صرف مسلمانوں کو، بلکہ یہاں غیر مسلموں کو بھی کوئی خوف نہیں ہونا چاہئے۔ اسلام اور اس کے نظریات نے ہمیں جمہوریت کا سبق دے رکھا ہے۔ ہر شخص سے انصاف، رواداری اور مساوی برتاؤ اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ پھر کسی کو ایسی جمہوریت، مساوات اور آزادی سے خوف لاحق ہو جو انصاف، رواداری اور مساوی برتاؤ کے بلند ترین معیار پر قائم کی گئی ہو ان کو کہہ لینے دیجئے ہم دستور پاکستان بنائیں گے اور دنیا کو دکھائیں گے کہ یہ رہا ایک اعلیٰ آئینی نمونہ۔ (بار ایسوسی ایشن ۲۵ جنوری ۱۹۴۸)

اسی خطاب کا از حد ایمان افروز حصہ ہے، عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

"آج ہم دنیا کی عظیم ترین ہستی کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے جمع ہوئے ہیں۔ آپ کی عزت و تکریم کروڑوں عام انسان ہی نہیں کرتے بلکہ دنیا کی تمام عظیم شخصیتیں آپ کے سامنے سر جھکاتی ہیں۔ میں ایک عاجز ترین، انتہائی خاکسار بندہ، ناچیز، اتنی عظیم، عظیموں کی بھی عظیم ہستی کو بھلا کیا اور کیسے نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ عظیم مصلح تھے۔ عظیم رہنما، عظیم واضع قانون تھے۔ عظیم سیاستدان تھے، عظیم حکمران تھے (کراچی بار ایسوسی ایشن۔ ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء عید میلاد النبی ﷺ)

اس سلسلے میں ایک اور ارشاد کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوہ حسنہ (علی صاحب الصلوٰۃ والسلام) پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام ﷺ نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

(شاہی دربار سبی بلوچستان، ۱۴، اگست ۱۹۴۷ء)

اب آخر میں اسلامی حکومت کے بارے میں آپ کا تصور ملاحظہ ہو

"اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز پیش نظر رہنا چاہئے کہ اس میں اطاعت اور وفاکیشی کا مرجع خدا کی ذات ہے جس کی تعمیل کا عملی ذریعہ قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے، نہ پارلیمنٹ کی، نہ کسی شخص یا ادارے کی۔ قرآن حکیم کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی اور پابندی کی حدود متعین کر سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اسلامی حکومت قرآنی اصول و احکام کی حکومت ہے۔ (تعلیمات قائد ص ۷۸)

پاکستان کے حکمران: حضرت قائداعظم علیہ الرحمۃ مخلص اور راسخ العقیدہ تھے۔ انہیں نعرہ بازی اور نمود و نمائش سے دور کا واسطہ نہیں تھا۔ وہ جو کہتے تھے کر دکھاتے تھے۔ اپنے تو کیا انہوں نے کسی غیر کو بھی دھوکہ نہیں دیا تھا۔ دشمن تک ان کی استقامت اور عظمت کردار کے قائل اور گھائل ہیں۔ کاش! انہیں وقت ملتا تو پاکستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ افسوس انہیں وقت نہ ملا اور پاکستان کو قائم ہوئے پورے تیرہ ماہ بھی نہیں ہوئے تھے کہ آخرت کو سدھار گئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

ان کے بعد جو لوگ برسر اقتدار آئے اکثر نظریہ پاکستان ہی سے مخلص نہیں تھے۔ جو کوئی مخلص تھا وہ بھی غیر مخلصوں کی بھیڑ میں بے بس ہو گیا۔ ہماری بدقسمتی دیکھئے کہ قائداعظم کے ولیں پر ایک ایسا شخص بھی حکومت کر گیا جو "جعفر از بنگال" کی اولاد میں سے تھا اور غداری اس کی فطرت و جبلت کا حصہ تھی۔ اس کے علاوہ جمہوریت اور مارشل لاء کی آنکھ مچولی رہی۔ اسلام با فقد جمہوری حکومتوں نے کیا نہ فوجی حکومتوں نے۔ امن و امان کی صورت حال بھی بگڑتی گئی اور غریب و نادار لوگوں کی کسمپرسی میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ آئین بنتے رہے مگر خود بنانے والے بھی ان کا حلیہ بگاڑتے رہے تا آنکہ موجودہ حکومت کی باری آ گئی۔

موجودہ حکومت کے سربراہ جناب پرویز مشرف ہیں جو پاکستان کے صدر بھی ہیں اور چیف ایگزیکٹو بھی۔ بڑے فعال ہیں، اور لگتا ہے اپنے وطن سے مخلص ہیں۔ ان کے دور میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اپنی ناپاک سازشوں میں بہت کھل گئے ہیں یعنی امریکہ اور بھارت، شاید ان کے سوا کوئی اور حکمران ہوتا تو موجودہ صورت حال میں نہ پنپ سکتا اور ملک کسی بدترین بحران کا شکار ہوتا۔ محسوس ہوتا ہے کہ ان پر بھی بہت دباؤ ہے تاہم حالات پر ان کی گہری نظر بھی ہے اور دشمن کی "خفیہ ہدایات" کی تعمیل بھی پوری طرح نہیں کرتے۔ ان کے بعض اقدامات یقیناً قابل تحسین بھی ہیں مثلاً ان جہادی تنظیموں پر اور فرقہ وارانہ پارٹیوں پر پابندی عائد کرنا جو ایک مدت سے وطن عزیز کا امن و امان درہم برہم کر رہی تھیں۔ یہ کام اتنا دشوار تھا کہ کوئی جمہوری حکومت اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی تھی۔ یقیناً اس اقدام سے ملک میں کئی قصے اپنی موت آپ مر گئے یا نڈھال ہو گئے ورنہ یہ تاثر خود ان تنظیموں نے بھی

عام کر رکھا تھا کہ انہیں کوئی نہیں چھیڑ سکتا۔ صدر نے چھیڑا ہے تو اب ان سب کی گھگھی بندھ گئی ہے۔ اور بڑے بڑے زبان دراز بے زبان ہو گئے ہیں۔

جناب صدر! کو اس قدم پر مبارکباد بھی پیش کرتے ہیں مگر اس سے ضروری ہے اسلام کا نفاذ جس کیلئے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ طرز حکومت کی بحث، اختیارات وغیرہ کی بحث، ہمارے نزدیک آپ خدائے واحد و یکتا اور اس کے حبیب اکرم و مکرم ﷺ کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور پوری قوت سے اسلام نافذ کر دیں۔ اگر آپ کو یہ شرف حاصل ہو گیا تو آپ کا نام تاریخ ملک و ملت میں چمکتا رہے گا۔ لوگ آپ کو قائد اعظم ثانی کہا کریں گے۔ مرنے کے بعد مزار انوار تجلیات سے معمور رہے گا۔ غریب غرباء کے مسائل حل کرنے کی بھی یہی صورت ہے۔ قوم کی اسی طرح تعمیر ہو گی۔

مجھے افسوس ہے کہ آپ کے ساتھی یوں تو بہت پڑھے ہوں گے مگر اسلام کے بارے میں شاید زیادہ معلومات نہیں رکھتے اور غالباً اس کے بارے میں انہوں نے جن کتابوں کا مطالعہ کیا ہے وہ بھی یہودی مصنفین نے لکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اکثر بیچاروں نے اسلام کا قرآن کا کبھی نام تک نہیں لیا۔ انہیں کی بدولت آپ کے دور حکومت کی بدنامی ہو رہی ہے۔ گذشتہ حکومتوں میں بھی غریبوں کی حالت تسکین بخش نہیں تھی مگر اب تو مہنگائی آسمانوں سے باتیں کر رہی ہے اور لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ ملازمتوں سے اچانک لوگوں کو نکالا جاتا ہے اور کوئی داد فریاد نہیں۔ قومیائے گئے تعلیمی اداروں کو دوبارہ ان کے پچھلے مالکوں کو لوٹانا بھی عجیب ستم ہے۔ نصاب تعلیم انتہائی بے رحمانہ ہے۔ "اسلام" کی چاشنی سے اسے محروم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ ہاں آپ نے خزانہ بھر لیا مگر اس سے نادار طبقے کو کیا فائدہ ہوا بلکہ اس صورت حال میں خزانہ بھرنے پر فخر کرنا غریبوں کی غربت کا مذاق اڑانا ہے۔ کاش آپ قومی دولت لوٹنے والوں سے دولت اگلوا دیتے اور جن عوام کی دولت لوٹی گئی تھی ان تک پہنچاتے۔

اسی ضمن میں یہ گزارش بھی ہے کہ لوگوں میں اس قسم کا تاثر پھیلنا کہ حکومت وہی کرتی ہے جو امریکہ چاہتا ہے، بھی بہت نقصان دہ ہے۔ مہربانی ہو گی اگر گفتار و کردار سے آپ اس تاثر کو بے بنیاد ثابت کر دیں۔

مختصر یہ کہ ۱۴ اگست کے مقدس دن آپ قیام پاکستان کا اصل مقصود یعنی اسلام نافذ کر دیں اور قائد اعظم کے عقیدتمند کی حیثیت سے بلکہ حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے غلام کی حیثیت سے اپنا فرض منصبی ادا کریں۔ خدا اور رسول خدا ﷺ حامی و ناصر ہوں، آمین۔

سودی بنکاری کے عاشق سوچیں:

نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۲ جولائی ۲۰۰۰ء میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے "مغربی دنیا میں اسلامی بینکاری مقبول ہو رہی ہے" اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کاش حکومتی کارندے غور کریں۔ "لندن (مانیٹرنگ ڈیسک)

مغربی دنیا میں اسلامی بینکاری کی مقبولیت کے ساتھ ہی ڈاؤ جونز اینڈ کمپنی نے 1862 حصص پر مشتمل اسلامک انڈیکس شروع کیا ہے جس کی عالمی بازار میں قیمت تقریباً 110 کھرب ڈالر ہے ڈاؤ جونز اسلامک انڈیکس سے 34 ممالک میں شرعی اصولوں کی پابند کمپنیوں کے ان 1862 اسٹاکس سے اسلامی بینکاری کو فروغ ملا ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر اب بھی سرمایہ کاری بینکاری اور کمپنیوں نے مابین بزنس سب سے زیادہ مقبول ڈاؤ جونز انڈیکس پر منحصر ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اسٹاکس کی خرید و فروخت اور ان کی قیمت کا اندازہ سرمایہ کاروں کو مارکیٹ انڈیکس سے پتہ چلتا ہے۔ ڈاؤ جونز اسلامک انڈیکس میں صرف اسلامی ملکوں کی ہی کمپنیاں شامل نہیں ہیں بلکہ امریکہ اور دیگر غیر اسلامی ملکوں کی کمپنیاں جو شرعی قوانین کی پابند ہیں اس میں شریک ہیں ڈاؤ جونز اسلامک انڈیکس میں ان کمپنیوں کے اسٹاکس شامل نہیں ہیں جو سگریٹ، شراب، سور کا گوشت اور ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرتی ہیں لیکن ہندوستان یا پاکستان سے کوئی بھی کمپنی ڈاؤ جونز اسلامک انڈیکس میں شامل نہیں ہے۔ ڈاؤ جونز اسلامک انڈیکس ۱۹۹۹ء میں شروع کیا گیا ڈاؤ جونز اسلامک انڈیکس شرعی اصولوں کے ماہرین پر مشتمل ایک بورڈ کی نگرانی میں چلتا ہے۔ اس بورڈ کے ارکان میں پاکستان کے جسٹس محمد تقی عثمانی سعودی عرب کے ڈاکٹر محمد علی القاری، امریکہ کے یوسف طلال ڈی۔ لورینزو، بحرین کے شیخ نظام یعقوبی اور ملک شام کے ڈاکٹر عبدالستار ابو غدہ شامل ہیں۔

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

پروفیسر محمد حسین آسی

﴿قسط نمبر:۲۰﴾

منصب نبوت : نظریہ کہ ایمان کے پھلنے پھولنے اور عقیدہ، توحید کو مضبوط تر کرنے کیلئے ضروری تھا کہ امت کا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ رابطہ رہے اور یہ رابطہ عابدانہ تجسیم کا نہ ہو بالکل اس عقیدے کے ساتھ ہو کہ نبی اپنی خداداد قوتوں کے ساتھ امت کو ہر آن ملاحظہ فرماتا ہے، ان کی فریاد بلکہ ہر بات سنتا ہے، ہر آڑے وقت ان کے کام آتا ہے، ان کی حفاظت فرماتا ہے اور بوقت ضرورت ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ پھر امت کا اپنے نبی پاک سرور لولاک ﷺ کے ساتھ یہ رابطہ و تعلق کسی وقت سے مخصوص نہیں بلکہ جب تک نبی نبی ہے اور امت امت ہے۔ (یہ رابطہ و تعلق) یونہی رہے گا۔ اللہ کے حبیب اکرم ﷺ کے بارے میں قرآن کریم نے یہ عقیدہ اس وضاحت سے، پاکیزگی کے ساتھ آیات بینات کی تلاوت کرنے والے کیلئے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ مثلاً عظیم الشان رسول ہونے کے ناتے حضور پرنور ﷺ کے منصب کی وضاحت یوں فرمائی گئی۔ **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ** ○ (آل عمران:۱۶۴)

ترجمہ۔ بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے

خیال فرمائیے مومنوں پر اللہ کا احسان یہ ہے کہ انہیں اس رسول سے وابستہ کیا جو ان پر تلاوت آیات فرماتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے مگر یتلوا، یزکی اور یعلم مضارع کے صیغے ہیں لہٰذا جس طرح رسول حال و مستقبل کا رسول ہے یونہی ان صیغوں کا تعلق بھی حال و مستقبل دونوں سے ہے۔ گویا یہ نبی اکرم ﷺ

مومنوں پر آیات تلاوت کرتا ہے   اور کرے گا

اور انہیں پاک فرماتا ہے   اور فرمائے گا

نیز انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے   اور سکھائے گا

اسی مضمون کو مزید وضاحت سے قرآن پاک میں یوں بیان فرمایا

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (الجمعہ ۲،۳)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

غور کیجئے کیا ہی دلنشیں انداز ہے کہ حضور پرنور ﷺ نزول قرآن پاک کے دور میں موجود مسلمانوں کو بھی تلاوت و تزکیہ اور تعلیم کتاب

دعوتِ حق سے نوازتے ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں، انہیں بھی اسی طرح ان نعمتوں سے مالا مال کریں گے۔

قرآن پاک نے حضور پاک ﷺ کو شہید بھی فرمایا طرز بیان یہ ہے۔

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۔ (البقرہ ۱۴۳)

ترجمہ۔ اور رسول تمہارے گواہ ہو جائیں۔

اس کی تفسیر حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے قلم حقیقت رقم سے سنیئے، آپ فرماتے ہیں:

باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا۔ (تفسیر عزیزی)

ترجمہ۔ تمہارا رسول تم پر گواہی دے گا کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے دین کے ہر ماننے والے کے رتبہ کو کہ میرے دین میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کونسا پردہ ہے جس سے اس کی ترقی رکی ہوئی ہے پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں، تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک و بد سارے اعمال کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب جانتے ہیں۔

یہ ہے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کا فہم قرآن۔ اُن کے نزدیک قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کا حال بالتفصیل حضور پُر نور ﷺ کے سامنے ہے۔ حضور پُر نور ﷺ کے گواہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی مؤمن کا ایمان، کسی بھی کافر کا کفر اور کسی بھی منافق کا نفاق آپ کی چشم حق بین و بصیرت بیں سے اوجھل نہ ہو، بلکہ کوئی مؤمن اگر روحانی مدارج طے کرتا ہوا کسی خاص مقام پر رک گیا تو حضور شہید اعظم ﷺ کو اس خاص مقام کا بھی علم ہے اور رکاوٹ کے سبب کا بھی، بلکہ جس انسان کے دل میں جب بھی اور جو وسوسہ بھی پیدا ہوگا حضور پُر نور ﷺ اُسے جانتے ہیں، اور دیکھتے ہیں۔ اور یہ کمال علم اور وسعت نظر کیوں حاصل ہے، اس لئے کہ آپ نبی ہیں اور یہ سب کچھ نور نبوت سے ہی ملاحظہ فرماتے ہیں۔

مؤمنانہ اور منافقانہ سوچ ۔ ایک پیر فرا محد ثین ہیں

جو حضور پُر نور ﷺ کے اس کمال علم کو لفظ شہید کے حوالے سے بیان فرما رہے ہیں اور ان کے نزدیک اس کی بنیاد نور نبوت ہے اور ایک ہمارے دور کے بعض "پڑھے لکھے" مفسرین ہیں جو "نبی" کی نبوت کا اقرار کر کے بھی اس تمام وسعت علم و نظر کے منکر ہیں بلکہ نبی کے بارے میں اس قسم کے عقیدے کو شرک قرار دیتے ہیں۔ آخر یہ فرق کیوں؟ اس لئے کہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ، حضرت شاہ عبد الرحیم اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہم الرضوان جیسے عاشقانِ رسول کی اولاد میں سے تھے اور عشق و مستی کی فضا میں پرورش پا کر انوار قرآن بلکہ اسرار قرآن سے آراستہ تھے۔ محبوبانِ خدا کے کمالات کا انکار کرنے والے عموماً کسی تاریک فضا میں آنکھ کھولتے ہیں اور ایسے ہی بے نور ماحول میں پرورش پاتے ہیں گویا اگر گھر کے ماحول میں انہیں عشق رسول ﷺ کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تو جس "علمی" ماحول میں تربیت حاصل کرتے ہیں وہ بھی بغض رسول ﷺ کی بنا پر اتنا تاریک ہوتا ہے کہ توحید اور ایمان تک بھائی نہیں دیتے۔ ایسی گندہ اور پراگندہ فضا میں شرک و توحید اور کفر و ایمان باہم گڈمڈ ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس سڑاند سے بھری ہوئی تاریک فضا سے باہر نکلتے ہیں تو بھی دل کی تاریکیاں اور روح کی ویرانیاں بدستور قائم رہتی ہیں۔ چنانچہ

ان کے چہرے، نحوست کا مینار
ان کے سینے، کھلتوں کے غار
ان کی بولی، تخت ہلا آزار
اور ان کی صحبت، آزار بد بودار۔

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ (النور ۴۰)

(اندھیرے ہیں، ایک پر ایک) کے یہ عجیب وغلا فرماتے ہیں تو ان کے ایک ایک نکتے پر دل سے آواز آتی ہے۔

ع اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

خیر چھوڑیے ان بدنصیبوں کا ذکر جو ایمان کے مدعی ہو کر بھی ایمان سے خالی اور توحید کا شور مچا کر بھی توحید سے تہی ہوتے ہیں۔ سچ فرمایا حضرت حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے

بدیا نجدیت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

گواہ ونگہبان : اپنے اہل ایمان کی طرف، وہ قرآن پاک سے سید المحبوبین حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا شہید سے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا اخذ کیا ہوا سرمایہ محبت وعقیدت۔ بعض دوسرے مفسرین نے "**علیکم**" سے ایک اور نکتہ بھی نکالا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ عربی میں اگر لفظ شہید کا صلہ **علی** ہو یعنی شہید کے ساتھ **علی** آئے تو مراد ہوتی ہے خلاف گواہی دینے والا۔ اس طرح **علیکم شهيداً** کا ترجمہ بنتا ہے تم مسلمانوں کے خلاف گواہی دینے والا۔ حالانکہ ظاہر ہے حضور پر نور ﷺ اپنی امت پر از حد بلکہ خدا کے بعد سب سے زیادہ مہربان ہیں۔ قرآن پاک میں ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبہ۔۱۲۸)

ترجمہ: مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں۔

بالیقین جو آقا رحمۃ للعالمین یعنی سب جہانوں کیلئے رحمت بن کے تشریف لایا ہے، وہ اپنی امت کیلئے تو یقینا خدا کے بعد ہر مہربان سے زیادہ مہربان ہے۔ لہٰذا **علی** خلاف گواہی دینے کے مفہوم میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے شہید کے ضمن میں رقیب (محافظ) کا مفہوم بھی شامل ہے اور رقیب کا صلہ **علی** ہی ہوتا ہے۔ اب آیت کے الفاظ

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

کا ترجمہ وہی ہوگا جو اعلیٰ حضرت مجدد ملت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ یعنی "اور ہوں یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ"

ہاں ہاں حضور پر نور ﷺ کی نگہبانی کا یہ فیض ہے کہ چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی امت اسلام دشمنوں کی ہزار ہا سازشوں کے باوجود اپنے مرکز سے وابستہ ہے۔ اور اس کی غالب اکثریت کا ایمان محفوظ ہے۔ یہ جو فرمایا گیا تھا۔ **اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ** (ابن ماجہ)

واللہ!
نبی پاک ﷺ نے فرمایا
مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم
میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے

ترجمہ۔ بڑی جماعت کی پیروی کرو اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا، وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ (ترمذی)

ترجمہ۔ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے جدا ہو گیا، وہ تنہا ہی آگ میں ڈالا جائے گا۔

یہ حضور پر نور ﷺ کی برکت ہی تو ہے کہ اللہ کا دست قدرت و رحمت اس امت کو مصائب و آلام سے محفوظ رکھتا ہے ہاں ہاں یہ امت اللہ کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ہے۔ اللہ کو اس سے بہت پیار ہے اور وہی اس کا محافظ حقیقی ہے مگر قرآن پاک کی رو سے **يَدُ اللّٰهِ** (یعنی اللہ کے ہاتھ) کی ایک خصوصی تعبیر بھی ہے۔ سورۃ الفتح میں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (الفتح۔۱۰)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے تو ظاہر ہے اللہ کا ہاتھ بھی ہے اور پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ بھی۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ سواد اعظم (یعنی امت کی سب سے بڑی جماعت) کا محافظ ہے اور اس کا

حبیب کریم ﷺ بھی۔ اللہ کے محافظ ہونے کا تو کسی کو انکار نہیں مگر اس کی صورت کیا ہے، یہی نا کہ اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس امت کے محافظ ہیں، دیکھئے اور غور کیجئے اوپر کے قرآنی جملوں پر، جن کا حاصل یہ ہے کہ حضور پُرنور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت ہونے والے اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہو رہے ہیں۔ دیکھنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پر نبی کریم ﷺ کا ہاتھ ہے مگر یہی تو وہ ہاتھ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ فرما رہا ہے گویا کوئی اللہ کے دستِ قدرت پر بیعت ہونا چاہے تو کیا کرے اس کے محبوب اعظم ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو جائے۔ یوں ہی اسی کی مزید وضاحت کیلئے قرآن پاک کے ان الفاظ پر بھی غور کیجئے۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال ۱۷)

ترجمہ: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔

حفاظت کی برکات : حضور ﷺ نے مٹھی بھر خاک نہیں پھینکی جب حضور ﷺ نے پھینکی تو پھر کس نے پھینکی اللہ تبارک وتعالیٰ نے۔

ان جیسے ارشادات کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ حضور پُرنور ﷺ کا دستِ مبارک واقعی اللہ کے دستِ قدرت کا نمائندہ و مظہر ہے۔

> **حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا**
>
> **مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف ضرور ہے کہ حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔**

ایک ہی کام بظاہر حضور ﷺ کا ہے، بباطن اللہ تعالیٰ کا، سو حضور ﷺ کی امت کے بڑے گروہ پر بظاہر حضور پُرنور ﷺ کا دستِ رحمت ہے بباطن اللہ تعالیٰ کا، حضور ﷺ بھی اس کے نگہبان ہیں مگر مجازاً اور اللہ تعالیٰ بھی اس کا محافظ ہے مگر حقیقی طور پر۔ سو قرآن پاک نے حضور ﷺ کو علیم، شہید فرما کر جو عقیدہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ اپنی پیاری امت کے گواہ بھی ہیں اور محافظ بھی ہیں، اور

جب آپ اپنی امت کے محافظ ہیں تو وہ کیوں نہ رنج و راحت میں اپنے نبی ﷺ کی دہائی دے، اس کی عظمتوں کے گیت گائے، اس کی رحمتوں کے ترانے الاپے، اس پہ نثار ہو ہو جائے، راحت ملے تو اسے رحمۃ للعالمین ﷺ کا صدقہ کہے، دکھ آئے تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کرے۔ حق یہ ہے کہ قرآن کے سکھائے ہوئے یہ عقیدے امت کے رگ و ریشہ میں سمائے ہوئے ہیں اور چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود یہ پرانے نہیں ہوئے، وقت کے فرعونوں نے اپنی اپنی قوت صرف کر دی نبی کریم ﷺ سے امت کا رابطہ توڑنے کیلئے مگر چند احمق لوگوں کے سوا کسی پر ان کا تیر نہ چلا، شیطان نے اپنے سارے چیلے چانٹوں کو امت کے دل سے نبی ﷺ کا پیار نکالنے پر لگا دیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ حضرت اقبال علیہ الرحمہ کے بقول ابلیس لعین کی اپنے شاگردوں کیلئے سب سے بڑی تلقین یہی ہے کہ

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

مگر حق یہ ہے کہ جس امت کی حفاظت حضور پُرنور ﷺ فرما رہے ہیں، اس کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ کتنی عجیب حقیقت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام چند روز کیلئے کوہ طور پر چلے گئیں اور ان کی امت حضرت ہارون علیہ السلام کے موجود ہوتے ہوئے بھی اور ان کے روکنے کے باوجود بھی بچھڑے کو معبود بنا لے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت سے دلکشا معجزات دکھا کر آسمان پر چلے جائیں تو عیسائی امت دیکھتے ہی دیکھتے توحید سے دست بردار ہو کر تثلیث کا شکار ہو جائے، ایک یہ اللہ کے محبوب اعظم ﷺ ہیں کہ صدیاں بیت گئیں امت کے عقائد و نظریات بحمدہ تعالیٰ روز اول کی طرح محفوظ ہیں۔ شیطان نے اس صورت حال کو دیکھا تو جان گیا کہ نبی ﷺ کی حفاظت و نگہبانی کے مقابلے میں ساری چالیں بیکار ہیں تو کچھ خود سر و خود پسند لوگوں کو گستاخیٔ رسول پر آمادہ کر لیا اور اپنے ان انسانی شاگردوں کے ذریعے یہ تصور عام کرنے کی کوشش کی کہ نبی دور سے دیکھتے نہیں، دور کی سنتے نہیں، کسی کے کام نہیں آ سکتے، کسی قسم کا اختیار نہیں رکھتے اور انہیں دیکھئے، سنتے کام آنے والا

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] میں اپنے ماننے والوں کو تسلی دی کہ

انی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی

ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیہا [illegible]

ترجمہ: واللہ مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔ لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف ضرور ہے کہ حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔

دیکھئے، حضور پُرنور ﷺ قسم کھا کر امت کے مشرک نہ ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔ انہیں انہیں، یہ فرمان "الصادق [illegible] [illegible] کر کفر نہیں کرے گی یا اتفاق سے بچی رہے گی۔ خصوصیت سے شرک نہ ہونے [illegible] امت کے معمولات کو شرک سے تعبیر کرتا تھا۔ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ جن سے ماضی، مستقبل کی بھی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے گویا انہیں پیش نظر فرما رہے ہیں کہ اس قسم کے لوگ جماعت کی عاشقانہ مستانہ اداؤں کو شرک کہیں گے۔ خود ہی ایمان اور توحید کے نور سے خالی ہوں گے، ورنہ مجموعی طور پر امت مسلمہ ایمان و اسلام پر قائم ہی رہے گی۔ پوری امت کو مشرک کہنے والے لوگ پوری امت کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں، ان کا بدلنا اور ان کا بگڑنا بھی دراصل اسی لئے ہے کہ انہوں نے گستاخی و بے ادبی کا ارتکاب کر کے حضور پاک ﷺ کے حفاظتی حصار سے باہر پھلانگ کر اور شیطان کے چنگل میں آ گئے۔ [illegible] لاکثر حکم الکل (اکثریت [illegible] کا حکم [illegible]) [illegible] ہیں جنہیں کافر کہہ لیں، منافق کہہ لیں، مشرک کہہ لیں یا مرتد کہہ لیں، کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کے ادب سے منہ موڑا اور ہمیشہ کیلئے مردود ہو گئے۔ حق یہ ہے کہ شیطان اپنے بندوں کو اسی راہ سے تباہ و برباد کرتا ہے اسکی اپنی [illegible]

[illegible] جاتا ہے اور معلم الملکوت (یعنی فرشتوں کا اُستاد) ہونے کے باوجود وہ مردود و رجیم قرار پاتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ہم مزاج لوگوں کو پہلے متکبر کرتا ہے پھر انہیں اللہ کے پاک بندوں کی ہمسری کا دعویٰ سکھاتا ہے پھر ان کے تمام امتیازی اوصاف و کمالات کے انکار پر انہیں کمربستہ کرتا ہے اور جب تک انہیں اپنی طرح راندہ درگاہ نہ کرا لے، چین سے نہیں بیٹھتا۔

مختصر یہ کہ حضور پُرنور ﷺ اپنی امت کے گواہ اور نگہبان ہیں۔ حضور پُرنور ﷺ کی نگہبانی کی یہ برکت ہے کہ امت کا سواد اعظم گمراہی سے محفوظ ہے اور سواد اعظم سے کٹ کر جو لوگ ادھر اُدھر ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں جس طرح امت کے مجموعی طور پر ایمان قائم رہنے کی بار بار مختلف الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے یونہی ان دوسروں کے گمراہ ہونے کی صراحت بھی ہو چکی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ یوں فرمایا،

من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ (احمد، ابوداؤد)

[illegible]

ایک اور حدیث پاک میں نہایت دوٹوک انداز اختیار کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر [illegible] ماجلیں سے (اردو ترجمہ)

[illegible] اللہ ﷺ [illegible] سے ایک یہ ہے کہ ایسا آدمی ہوگا جو قرآن مجید پڑھے گا حتیٰ کہ وہ قرآن کی [illegible] اللہ تعالیٰ اُسے کسی ایسے عیب یعنی زعم میں مبتلا کر دے گا کہ قرآنی اثرات سے محروم ہو جائے گا۔ پھر وہ شخص قرآن کو پس پشت ڈال کر اور گردن کے مسلمان لوگوں پر انہیں مشرک کہتے ہوئے تلوار کھینچے گا۔ میں نے پوچھا ان [illegible] مشرک [illegible] حضور ﷺ نے فرمایا دوسرے کو مشرک کہنے والا خود مشرک ہوگا۔

[illegible]اعیوں کی نشان دہی

[illegible]

... وفی نجدنا ... [illegible] ... هناك الزلازل والفتن ومنها يطلع قرن الشيطان (...)

[illegible]

ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب (... ۳۲)

ترجمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے

فی الواقع یہ مسجدوں، مزاروں اور مسلمانوں کو شہید کرنے والے لوگ قلبی تقویٰ سے محروم تھے، ان کا تقویٰ زیادہ سے زیادہ شکل و صورت

[illegible]

[illegible] ... سی عامل نہیں ہو سکتا

[illegible]

(... ص ۹۹)

ترجمہ: چونکہ نبی اپنی امت کی حفاظت میں شبان کی طرح ہیں تو پھر غفلت منصب نبوت کے مناسب نہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ کا نبی ﷺ اپنی امت سے غافل ہو جائے تو وہ بھی غیر محفوظ ہو جائے [illegible]

ایک یہ نقطہ نظر کہ امت سے ایک لمحے کیلئے غافل ہونا بھی منصب نبوت کے

لائق نہیں، اور دوسرا یہ کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہوتا اور اگر دیوار کے

پیچھے کا علم [illegible]

[illegible]

حضور ﷺ کسی وقت بھی امت کے حال سے غافل نہیں بلکہ ہر

وقت اس کی حفاظت فرماتے ہیں، تو ظاہر ہے [illegible]

[illegible] نبی ﷺ [illegible]

خلق کے داد رس، سب کے فریاد رس

کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

چونکہ یہ حفاظت امت منصب نبوت کا تقاضا ہے اس لئے

فریاد امت جو کرے حال [illegible]

ممکن نہیں کہ خیر البشر کو [illegible]

حضور پر نور ﷺ ساری مخلوق کے اسی طرح رسول ہیں۔ جس

[illegible]

أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً۔ (مسلم شریف)

[illegible]

بلکہ قرآنی الفاظ رحمۃ للعالمین اور نذیراً للعالمین میں بھی یہ مفہوم

شامل ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کے دائرہ بعثت میں انسانوں [illegible]

نہیں بلکہ سارے انسان بلکہ ساری مخلوق داخل ہے یہاں تک کہ انبیاء

کرام اور رسل عظام علیہم السلام بھی شامل ہیں گویا آپ رسولوں کے رسول

ہیں اور نبیوں کے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ ان سب کو حضور ﷺ کے رحمت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لیا سب انبیاء کے نام تک مذکور نہیں ہوئے اور جن

کے نام آئے ان کے بھی چند ضروری واقعات ہی بیان کئے گئے، تفصیلی

سوانح نہیں اور نہ ایسا ممکن [illegible]

[illegible] سے بھی عقائد و مسائل اخذ کرنے میں سب برابر [illegible]

تفسیرات و تشریحات میں بھی سب برابر نہیں۔ پھر یہ بھی ممکن بلکہ واقع ہے کہ

کسی زمانے میں تفسیر و حدیث کی بعض کتابیں عام ملتی ہوں، اور کسی بعد کے

[illegible] گئی۔ یہ ساری باتیں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے

صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم کا کوئی ارشاد مل جائے تو وہ

بھی ہمارے لئے حجت ہونا چاہئے اگرچہ اس کے اصل ماخذ کا ہمیں علم نہ ہو۔

امام اعظم کا عقیدہ

[illegible] رہے، اس سلسلے میں

حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لکھا ہوا قصیدہ النعمان ہمارے

[illegible] لوگ جو [illegible] بات میں صحاح ستہ کے حوالے کا مطالبہ کرتے

[illegible] یہ ان کے ذوق کی چیز نہیں، لیکن میں عرض کر دوں وہ تابعین سے جسے

امام اعظم کہا جاتا رہا ہے۔ وہ کسی معمولی شخصیت بھی نہیں کہ مادشا خواہ خواہ

[illegible] کر سکیں۔ غیر مقلدین میں بہت بہت لوگوں کی کمی نہیں

مگر ان کے علاوہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ان بزرگوں کی عظمت کا اعتراف

کیا ہے اور اسے بڑی سعادت سمجھا ہے۔ مثلاً تاریخ اہلحدیث میں مولانا محمد

ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

"ہر چند کہ میں سخت گنہگار ہوں لیکن یہ ایمان رکھتا ہوں اور

اپنے صالح اساتذہ جناب مولانا ابو عبداللہ عبیداللہ غلام حسن صاحب مرحوم

[illegible]

... تک پہنچ چکی ہے کہ بزرگانِ دین خصوصاً حضرات
متبوعین رحمہ اللہ سے حسن عقیدت نزول برکات کا ذریعہ ہے۔ اس لئے
بعض اوقات خدا تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم سے کوئی فیض اس ذرہ بے مقدار پر
نازل کر دیتا ہے۔ اس مقام پر اس کی صورت یوں ہے کہ جب میں نے اس
مسئلہ کیلئے کتب متعلقہ الباری سے نقلیں اور حضرت امام صاحب کے متعلق
مقالات [illegible]
آ گیا۔ جس کا ظاہری طور پر یہ ہوا کہ دن دوپہر کے وقت جب سورج
پوری طرح روشن تھا۔ یکایک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا گویا
ظلمت بعضها فوق بعض [illegible]
میرے دل میں ڈالا کہ یہ حضرت امام صاحب سے بدظنی کا نتیجہ ہے اللہ
[illegible]
فوراً کافور ہو گئے اور ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی روشنی کو
مات کر دیا۔ اس وقت سے میری حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت اور
زیادہ بڑھ گئی اور میں ان شخصوں سے جن کو حضرت امام صاحب سے حسن
عقیدت نہیں کہا کرتا ہوں کہ میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ
حق تعالیٰ منکرین معارج قدسیہ آنحضرت ﷺ سے خطاب کر کے فرماتا ہے
افتمارونه علی ما یری میں نے جو کچھ عالم بیداری اور ہوشیاری میں دیکھ لیا
اس میں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے۔ ہداہ اللہ الی الہدایۃ۔ (۵۱-۵۲)

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ حافظ ذہبی نے امام ابو حنیفہ کو امام اعظم
کہا ہے اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا امام ابو حنیفہ میں کوئی عیب نہیں اور
آپ کسی برائی سے متہم نہیں۔ (ص [illegible])

نوٹ:۔ صلعم لکھنا بدعت ہے پورا ﷺ لکھنا چاہیے

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت غیر مقلد
محقق علامہ محمد ابراہیم میر صاحب کی تحریر کے آئینے میں دیکھنے کے بعد آیئے
اب آپ کے چند اشعار کا مطالعہ کریں۔ آپ حضور ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(خلیل اللہ نے حضرت کے صدقے سے دعا جب کی تھی آپ ہی کے
[illegible])

[illegible]

[illegible]

(پکارا آپ کو ایوب نے جوشِ مصائب میں ہوئے غم دور سارے چھٹ گئے
آلام کے طوفان)

[illegible]

بک فی القیامۃ [illegible]

(کلیم اللہ دنیا میں سدا حضرت کے تھے متوسل قیامت میں بھی حضرت ہی کا
تھامیں گے سر داماں)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رسول اور رحمۃ للعالمین جانتا ہے۔ مخلوق میں آپ کو آخری امید گاہ سمجھتے
ہوئے فریاد کرتا ہے۔ اور دیکھا جائے اور غور کریں تو ظاہر ہے انبیائے کرام
[illegible]
آپ کی رحمت عامہ اور داد رسی و فریاد رسی کا تعارف بھی کراتے تھے۔ چنانچہ
[illegible]
[illegible] جناب مسیح
علیہ السلام کے ایک دعا سے متاثر ہو کر لوگ پکار اٹھے۔

O god! send us thy messenger O
Muhammad , come quickly for the
salvation of the world (Chapter 97)

[illegible]
کیلئے جلدی تشریف لایئے۔

درسِ قرآن

تاجدارِ صداقت

غلام مصطفیٰ مجددی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

❁ "پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی باتوں

کی تصدیق [illegible]

❁ [illegible]

❁ اور وہ (بڑی) عنقریب ان (ایرانیوں) پر غلبہ حاصل کر لیں گے

❁ "اور سابقون اولون مہاجرین اور انصار میں سے اور جن

لوگوں نے ان کی اچھے طریقے سے پیروی کی، اللہ اُن سب پر راضی ہوا اور وہ

اللہ سے راضی ہوئے۔ (سورۃ التوبہ)

❁ جب کفار نے انہیں مکہ سے باہر نکال دیا تو اس وقت

دو میں دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے، جب ایک دوسرے کو فرما رہا تھا، غم

نہ کر [illegible]

[illegible]

❁ قرآن کریم [illegible] آیات قدسیہ میں حضرت سیدنا [illegible]

صداقت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible]

کی تصدیق، [illegible] اور رب العالمین [illegible]

❁ پہلی آیت مبارکہ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ

بالحسنیٰ کے بارے میں علامہ ابن الحسن طبری شیعی نے لکھا ہے: "ابن

[illegible]

[illegible] یا جو مسلمان ہو چکے تھے، جیسا کہ حضرت

بلال اور عامر بن فہیرہ وغیرہ اور پھر ان کو آزاد کر دیا [illegible]

❁ : دوسری آیت مبارکہ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا

حَسَنًا کے بارے میں علامہ ابن الحسن طبری شیعی نے لکھا ہے "جب یہ

[illegible]

[illegible] خطیب نے کہے، کہا جاتا ہے کہ حضور نبی

ﷺ [illegible]

قرضِ حسنہ دینے کی دعوت دینے کیلئے یہودیوں کے قبیلہ بنی قینقاع کی

طرف بھیجا۔ وہاں ایک شخص فنحاص بن عازوراء کہنے لگا، اگر تو اپنے کلام میں

سچا ہے تو یہ معلوم ہوا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں [illegible]

تو ہم سے مال کیوں طلب کرتا، اس کی یہ (گفتگو) سن کر ابوبکر کو غصہ آ گیا

اور آپ نے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا، اس مقام میں یہ آیت مبارکہ

[illegible]

❁ تیسری [illegible] وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُوۡنَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو انہیں بھی سب کچھ نظر [illegible] رسول اللہ

[illegible] پس اُن سے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تم صدیق ہو"

[illegible]

[illegible]

[illegible] جنت کے بلند ترین [illegible]

[illegible] پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں [illegible]

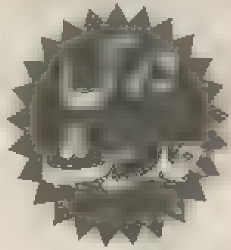
[illegible]

[illegible] ذاخرجة النبي كمرزا كي

[illegible]

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت کی رات حضور ﷺ غار ثور میں تھے تو آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا، میں جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کو کشتیوں میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں، اور انصار کو اپنے گھروں میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں، حضرت

> آپ کا بوجھ اٹھایا، آپ کے ساتھ معاہدوں میں ثابت قدم رہے، وہ جنت میں آپ کے ساتھیوں میں سے ہوں گے



پاسدارِ رسالت

علامہ مصطفیٰ مجددی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو

خلافت کا اہل سمجھا

اور

ان سے راضی رہا

بلا عقیدت بیعت کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

- ابوبکر کو (میرا) حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (مسند و رسول)
- جس قوم میں ابوبکر ہوں، انہیں یہ لائق نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر کے سوا کوئی اور کرے۔ (ترمذی)
- ابوبکر تم غار میں میرے ساتھی اور حوض پر میرے ساتھی ہو۔ (ترمذی)
- [illegible]
(ابوداؤد)
- [illegible]
[illegible]
- [illegible]
(ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیق قطعی جنتی ہیں بلکہ اہل جنت کے محبوب ہیں۔ اور حوض کوثر کے ساتھی ہیں۔

اشارات

- ان احادیث مبارکہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفاداری، پاسداری اور صاحب رسالت ﷺ کی آپ سے غمگساری روز روشن کی طرح عیاں ہے۔
- [illegible]
- [illegible] حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔۔۔۔ بے شک ابوبکر نے لوگوں کو دو دن کی نمازیں پڑھائیں، پھر حضور کا وصال ہو گیا۔ ([illegible] ص ۲۲۵)
- [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ نے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible]

[illegible]

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بنائے [illegible]

❁ [illegible] ہوئے امام ابوبکر صدیق کو امام برحق [illegible] ایمان کے قائل تھے۔ (احقاق حق ص ۱۶)

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت اطہار نے امام [illegible]

❁ [illegible] خلافت کا علمبردار سمجھا اور اُن کے روشن کردار کو سلام عقیدت پیش [illegible]

فرمایا:

❁ "ثم استخلف الناس ابا بکر ثم استخلف ابوبکر عمر واحسنا السیرۃ وعدلا فی الامۃ"

❁ یعنی حضور کے بعد لوگوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اور انہوں نے اپنے بعد عمر کو خلیفہ بنایا، وہ دونوں عمدہ سیرت کے مالک اور امت میں عدل کرنے والے تھے، وہ ہم آل رسول سے پوچھے بغیر خلیفہ بن گئے [illegible] یہ ہمارا حق تھا لیکن ہم نے اُن کو معاف کر دیا۔ (واقعہ صفین ص ۱۳۹)

❁ مذکورہ روایت شیعی کتاب میں موجود ہے، آخری الفاظ شیعہ حضرات کی اختراع معلوم ہوتے ہیں، لیکن اگر حضرت علی المرتضیٰ نے ایسا فرمایا ہے تو بھی انہوں نے معاف کر دیا ہے، ہر قسم کی شکایت دور کر لی ہے، اب کسی مومن کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ حضرت ابوبکر و عمر کی ذاتِ مقدسہ پر اعتراض کرے۔ اُن کے اعلیٰ کردار اور عدل و انصاف کی گواہی خود حضرت علی [illegible]

❁ [illegible] دنیا کا پیشوا نہیں ہو سکتا [illegible] ﷺ [illegible]

❁ حضرت ابوبکر صدیق قطعی جنتی ہیں بلکہ اہل جنت کے محبوب ہیں۔ اور حوض کوثر کے ساتھی ہیں۔

❁ [illegible] زبان رسالت نے ان کو [illegible]

❁ حضرت صدیق کی رفاقت کتنی عظیم ہے، دنیا میں ساتھ رہے، قبر میں ساتھ ہے، جب حشر برپا ہوگا تو پھر بھی حضور شفیع محشر ﷺ کے ساتھ [illegible]

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی رفاقت کتنی عظیم ہے، دنیا میں ساتھ رہے،
قبر میں ساتھ ہے، جب حشر برپا ہوگا
تو پھر بھی حضور شفیع محشر ﷺ کے ساتھ
رہیں گے۔

قیامت کا ایمان افروز منظر

مفتی محمد منتی

میدان محشر: قیامت کے دن ... کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے۔ دنیا میں جو روح جس جس جسم کے ساتھ متعلق رہی اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا۔ یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا ... مرنے کے بعد متفرق ہوگئے اور مختلف جانوروں کی غذا بن گئے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں اور ناختنہ شدہ اٹھیں گے۔ کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں سے بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدان حشر کو جائے گا، کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے ... آگ جمع کرے گی۔ یہ میدان حشر ملک شام کی سرزمین پر قائم ہوگا، زمین ایسی ہموار اور شفاف ہوگی کہ اس کے ایک کنارہ پر اگر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلے پر ہوگا، سروں کے اندر بھیجے کھولتے ہوں گے اور پسینہ ... سے نکلے گا ...

> میدان حشر ملک شام کی سرزمین پر قائم ہوگا، زمین ایسی ہموار اور شفاف ہوگی کہ اس کے ایک کنارہ پر اگر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے

... پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا۔ کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے ... تک، کسی کی کمر تک، کسی کے سینہ تک، کسی کے گلے تک اور کافر کے منہ تک چڑھ کر اسے مثل لگام کے جکڑے گا۔ جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، دل ابل کر گلے کو آ جائیں گے۔ کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بچے ... غم کے بوڑھے ہو جائیں گے حمل والی کا حمل ... اسی حالت میں اہل محشر اپنے سفارشی تلاش کریں گے ... سے چھٹکارا حاصل کرسکیں۔ سب مل کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے تم کسی اور کے پاس جاؤ پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ ...

شفاعت: ... دعا، سفارش اور سفارش کرنے والے کو ... سفارش کرنے والے کی ضرورت اس وقت ... جب انتہائی خوف اور مصیبت کا وقت ہو۔ جس کا مقدمہ پیش ہونے والا ہو وہ کمزور بھی ہو اور خائف بھی ہو۔ یہ صورت دنیوی امور اور آخرت کے امور میں پیش آسکتی ہے ... یا جرم کیلئے سفارش کرنا۔ عدلیہ اور مقننہ کے سلسلے میں سفارش سے متعلق بہت کم ... شفاعت ... میں ... کر

قیامت کے سلسلے میں مخصوص ہے اور قرآن مجید میں بھی یہی مفہوم ملتا ہے۔

(مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب لاہور ص ۴۵۹)

مقام محمود

[illegible]

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

(بنی اسرائیل۔ ۷۹)

ترجمہ: عنقریب تیرا رب تجھے مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔

حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر علیہ الرحمہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے زمین سے نبی کریم ﷺ باہر آئیں گے اور سب سے پہلے شفاعت آپ ﷺ ہی کریں گے۔

اہل علم کہتے ہیں کہ یہی مقام محمود ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول ﷺ سے کیا ہے۔ بے شک حضور ﷺ کو بہت سے بلند [illegible]

[illegible] آئیں گے اور شفاعت عظمیٰ اس کے بعد واقع ہو گی۔ لوگ شفاعت کی غرض سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام، پھر نوح علیہ السلام، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے مگر یہ سب بزرگ انکار کر دیں گے۔ پھر لوگ سید عالم ﷺ کی [illegible] شفاعت [illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible] شفاعت سے واپس لوٹا دیے جائیں گے [illegible]

آپ ﷺ کی شفاعت سے کم درجے کے جنتی اعلیٰ اور بلند درجے پائیں گے۔ آپ ﷺ ہی صاحب وسیلہ ہیں جو جنت کی سب سے اعلیٰ منزل

... آپ ﷺ کے سوا کسی اور کو نہیں ملے گی۔

[illegible]

[illegible]

70 [illegible]

[illegible]

... میں نے دیکھا کہ ایک بڑی

[illegible] آپ ﷺ کی امت

اور ان میں آپ ﷺ کے 70 ہزار وہ غلام موجود ہیں جو [illegible]

جنت میں داخل ہوں گے اور آپ ﷺ کا ایک صحابی جس کا نام عکاشہ ابن

محصن تھا، کھڑا ہو گیا۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے حق میں دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے، حضور ﷺ نے دعا فرمائی، اے

اللہ تعالیٰ میرے جان نثار صحابی عکاشہ رضی اللہ عنہ کو میرے ان غلاموں میں

[illegible]

... ت میں داخل فرمائے گا۔ پھر

... عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے حق

[illegible]

شفاعت کا زیادہ حقدار

[illegible]

... کس کا؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں

سمجھ گیا ہوں تم سے پہلے یہ بات کوئی مجھ سے پوچھنے نہیں آئے گا کیونکہ تم کو میری

[illegible]

(شفا جلد اول ص ۱۲۸)

درود پاک پڑھنے والوں کی شفاعت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

[illegible]

میرا امتی مجھ پر جمعۃ المبارک کی شب و روز کو مجھ پر درود بھیجے گا روز حشر میں

اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ (جامع صغیر جلد اول ص ۵۲)

[illegible] صدیق اکبر [illegible]

[illegible] سیرت کے چند گوشے

پروفیسر محمد حسن [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے آپ کی سیرت، عقائد و افکار، عادات [illegible]

امت مسلمہ کیلئے سب سے بڑی حجت ہیں۔ [illegible]

زندگی طرز فکر اور انداز عمل کے چند پہلو پیش [illegible]

حکمرانوں، صوفیوں، عالموں اور عام لوگوں کیلئے روشنی کا سامان

ایمان کامل [illegible]

[illegible]

[illegible]

لو وزن ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

بایمان جمیع المومنین لرجح ایمان [illegible]

[illegible]

رضی اللہ عنہ کا ایمان تولا جائے تو آپ کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

آسمان میں اس کا نام صدیق ہے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اشرف کلمۃ فی التوحید قول ابی بکر

الصدیق سبحان من لم یجعل للخلق سبیلا الا

بالعجز عن معرفتہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

جو لوگ رسول مان کر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے کمالات رسالت کے منکر ہیں

آخر وہ حضور کو رسول کس دلیل سے مانتے ہیں اور کس حد تک مانتے ہیں؟

[illegible] اسی لاصدقه فیهم هو [illegible] من ذلک الصدقه [illegible] السماء فی [illegible]

[illegible]

کی اس روایت کے آخری الفاظ ہیں فلذلک سُمی ابوبکر الصدیق [illegible]

[illegible]

حتوال [illegible] ابوبکر صدیق [illegible]

[illegible]

لوگ رسول مان کر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے کمالات رسالت کے منکر [illegible]

[illegible]

دلیل کی ضرورت نہیں جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

ان کے ایمان کی اصل وجہ بھی معجزہ نہیں ہوتی بلکہ ان کے اندر حق قبول کرنے والی فطرت انھیں ایمان پر ابھارتی ہے اور معجزہ ظاہری سبب بن جاتا ہے۔

[illegible]

خوشبو (دوسرے انسانوں کو) اپنی طرف کھینچتی ہے

عشق حبیب خدا علیه التحیه والثنا [illegible]

سب سے بڑی پہچان سید عالم نور ﷺ [illegible]

[illegible]

ہم پر کسی کا ایسا
احسان نہیں جس کا بدلہ
ہم نے چکا نہ دیا ہو سوا
ابوبکر کے اس کا ہم پر وہ احسان ہے
جس کا صلہ [illegible]
اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا

ہے۔ متعدد روایات و احادیث [illegible]
مجسم کی یکجا ہوگئی۔

محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
[illegible] مال و اولاد سے پیارا

سیدنا صدیق [illegible]

عشق حبیب ﷺ [illegible] قریش [illegible]

لوگوں نے شمع رسالت کو بجھانے کا پروگرام بنایا، آپ نے پروانہ وار دفاع

[illegible]

صدیق [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

وقت تو اول سے آخر تک اسی جذبۂ عشق [illegible]

[illegible]

حرکت نہ کرنا۔ تاکہ حضور محبوب کریم ﷺ کے

آرام میں خلل واقع نہ ہو۔ حضور رحمۃ العالمین کا

لعاب دہن شریف لگانا اور درد کا بند ہونا [illegible]

میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی روایت سے درج ہے۔

[illegible]

چالیس ہزار درہم تھے جو سب اسلام پر [illegible]

عن هشام بن عروة عن ابيه قال اسلم ابوبكر وله اربعون الفا انفقها كلها على رسول الله ﷺ وفي سبيل الله

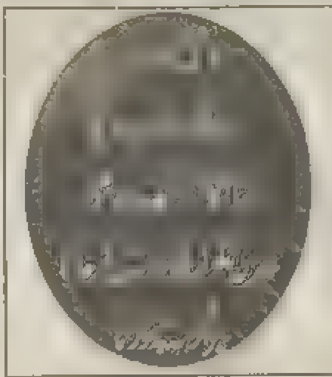
[illegible]

[illegible] نے اسلام قبول [illegible] اللہ کی راہ میں خرچ کئے۔

چنانچہ خود حضور سراپا نور ﷺ نے فرمایا:

إنّ من أمنّ الناس علي في ماله وصحبته ابابكر (بخاری)

ترجمہ۔ سب لوگوں سے زیادہ احسان مال و صحبت میں [illegible] رضی اللہ عنہ کا ہے۔ نیز فرمایا:



مالاحد عندنا يد الا قد كافيناه ما خلا [illegible] يكافئه الله بها يوم القيامة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر

[illegible]

[illegible] استیعاب میں ہے۔

واعتق ابوبكر سبعة كانوا يعذبون في الله منهم بلال وعامر بن فهيره

[illegible] سات لوگوں کو آزاد کیا [illegible] بلال اور عامر [illegible] اسحاق نے لکھا ہے کہ آپ کے [illegible]

[illegible] حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت [illegible] حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کی [illegible]

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

مثنوی شریف

[illegible]

ہیں میں اسے حضور کے سامنے ہی آزاد کرتا ہوں۔

غیرتِ عشق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واسی واللہ لاری وجوھا وانی لاری

استوایا من الناس خلیقا ان یفروو یدعوک

ترجمہ: میں واللہ بہت سے چہرے دیکھ رہا ہوں اور یہ چلے

[illegible]

تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس [illegible]

[illegible]

اُمصص بظر اللات انحن نفرعنہ وندعہ

ترجمہ۔ تو لات کی شرمگاہ چوس، کیا ہم حضور کو چھوڑ کر بھاگ

جائیں گے۔ یہ عرب کے نزدیک سخت گالی ہے مگر غیرت عشق نے گستاخ

[illegible]

جنگ بدر میں آپ کے صاحبزادے عبدالرحمن فوج میں تھے۔

بعد میں مسلمان ہوئے تو ایک بار عرض کرنے لگے۔ ابا جان! آپ بدر میں کئی

دفعہ میری زد میں آگئے تھے میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ عاشق صادق نے

[illegible]

افسوس آج ہم نے یہ سچے ایمان کے سبق فراموش کر دیے ہیں

دنیوی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں اور دین و مذہب کے بارے میں بہت

ڈھیلے ہو گئے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کی غیرت نہ ہو گی تو دین کی غیرت

کہاں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر بانی سلام اور اسلام کی غیرت سے مالا

مال تھے۔ چنانچہ [illegible] ﷺ [illegible]

نبوت کو جس طرح دبایا بلکہ مٹایا بعد کے حکمرانوں کیلئے بہترین مثال ہے۔

[illegible]

کے پروانوں نے اس کی چوں نہ جانے دی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] غنی سکتفر [illegible]

[illegible]

کا مشورہ دیا تو جواب میں آپ نے [illegible]

اجبار فی الجاھلیۃ وخوار فی الاسلام

انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی

[illegible]

ترجمہ۔ (اے عمر!) کیا تم جاہلیت میں دلیر تھے اور اسلام میں

بزدل ہو گئے ہو سمجھو کہ وحی بند ہو گئی ہے اور دین مکمل ہو چکا ہے۔

کیا میرے جیتے جی (دین میں) کمی کی جائے گی۔

ایسا ہی جواب حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے

[illegible]

[illegible] کے حکمران بھی حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

[illegible] دین حق کے حافظ بن جائیں۔

مظہر رسول [illegible]

[illegible]

ﷺ کے ارشاد سے روگردانی برداشت نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ پہلا خطبہ

خلافت دیتے ہوئے صاف صاف فرمایا۔

... جب تک میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کروں تم

بھی میری اطاعت کرو، لیکن جب میں اللہ اور ان کے رسول ﷺ کی

نافرمانی کروں تم بھی میری اطاعت نہ کرو۔

[illegible]

واطوار کو رسولی رنگ میں فنا کر دیا تھا اور بقول شاعر

صدیق عکس حسن کمال محمد است ﷺ

اس کی صرف دو مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ پر پہلی وحی کا نزول ہوا تو گھرائے اپنے دولت

[illegible]

[illegible]

كلا والله ما يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق

[illegible] آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے [illegible]

کماتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے تھے۔ اور راہِ حق میں مصائب سہتے ہیں۔

یونہی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابن الدغنہ نے شہادت دی۔ الفاظ و تراکیب پر غور کیجئے۔

اتخرجون رجلا يكسب المعدوم ويصل الرحم ويحمل الكل ويقرى الضيف ويعين على نوائب الحق

ترجمہ (اے قریش!) کیا ایسے شخص کو (مکہ معظمہ سے) نکالتے ہو جو محتاجوں کے لئے کماتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان نواز ہے اور راہِ حق میں مصائب سہتا ہے۔

دوسری مثال صلح حدیبیہ سے متعلق ہے جس میں بظاہر ایسی شرائط تھیں جن سے اسلامی پہلو۔۔۔ ؟ نظر آتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ باقی واقعہ انہیں کی زبانی سنئے۔ فرماتے ہیں۔

میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کیا یہ حقیقت نہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں؟ (ضرور ہوں)۔ [illegible] پھر کیوں اپنے دین میں کمزوری دکھائیں فرمایا انی رسول الله ولست اعصيه وهو ناصرى۔

(میں اللہ کا رسول ہوں اس کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ اور وہ میرا مددگار ہے۔ عرض کی کیا ہم آپ سے نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے

فرمایا بیشک! (مگر) کیا میں نے کہا تھا کہ ہم بیت اللہ اسی سال [illegible]

[illegible] پہنچ جاؤ گے اور اس کا طواف کرلو گے۔ پھر میں (یعنی عمر الخطاب رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا (اے ابوبکر!) کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضور ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ فرمایا۔ کیوں نہیں؟

عرض کی کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ عرض کی پھر ہم کیوں اپنے دین میں کمزوری دکھائیں۔

فرمایا يايها الرجل انه رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس يعصى ربه وهو ناصره فاستمسك بغرزه فو الله انه على الحق

(اے شخص! وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، وہ اپنے رب کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرمایا تو تم آئندہ پہنچنے والے ہو اور اس کا طواف بھی کرنے والے ہو، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس جرأت پر کفارے کے طور پر میں نے بہت سے اعمال کئے۔

اس دوسرے واقعے کو پیش کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ترجمہ۔ جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی رگِ غیرت حرکت میں آئی تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ان کے سوال کے جواب میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرح متین؟

مسئلہ رفع یدین پر جواب الجواب بعون اللہ العلام الوھاب

[illegible]

حال مقیم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے بمقصد تحقیق رفع یدین کے جواب کا جواب

[illegible]

بسم اللہ الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی حبیب اللہ امابعد [illegible]

[illegible]

[illegible] من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نساء۔۸۰) کے مطابق آپ ﷺ ہی کے قول، فعل اور تقریر کا نام شریعت ہے اور فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران۔۳۱) کے تحت آپ ﷺ ہی کی اداؤں پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت نصیب ہوتی ہے۔ اور وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی (نجم۔۳،۴) کا ارشاد خداوندی ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ آپ [illegible] کرتے ہیں وہ سب بحکم اشارہ و رضائے خداوندی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

لیکن بزعم خود اہلحدیث حضرت نبی کریم ﷺ کے ہر قول و فعل کو رضائے خداوندی کے مطابق نہیں مانتے) اور۔ وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم (الاحزاب۔۳۶) کے مطابق کوئی شخص [illegible] آئے لیکن شریعت کی نگاہ میں وہ اس وقت تک اچھا نہیں ہو سکتا جب تک وہ نیک کام بھی اس طرح ادا نہ کیا جائے جس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا [illegible]

رہتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کو پس پشت ڈال کر اپنے کسی بڑے سے بڑے مولوی کے اس انکار کرنے کی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی اس ترمیم یا تنسیخ کا انکار کر دے۔ جب تک جناب رسول اللہ ﷺ اسی فعل کو [illegible] دیا اور آپ کے اس ترک پر خود آپ کے فرمان [illegible] ترک صحیح طور پر ثابت ہو جائے۔ تو پھر آئندہ کیلئے وہ عمل بھی عند الشرع منسوخ اور متروک قرار پائے گا۔ اصطلاح شریعت میں اس عمل کو "ناسخ و منسوخ" کہا جاتا ہے۔ جو پہلے والا عمل ہو گا وہ منسوخ ہو گا اور جو بعد والا عمل [illegible] فرمان ہے ان احادیثنا ینسخ بعضھا بعضا کنسخ القرآن (مشکوٰۃ ص [illegible] اس کی بیسیوں مثالیں قرآن و احادیث میں موجود ہیں۔ [illegible] جناب رسول اللہ ﷺ نے ترک فرما دیا بلکہ اس سے منع فرما دیا۔ تو وہ عمل منسوخ ہو گیا۔ لہٰذا اب سنت نبویہ۔ سنت صحابہ و اہل بیت کے مطابق صلوا کما رأیتمونی اصلی، ما انا علیہ واصحابی اور علیکم

[illegible]

[illegible]

[illegible] وعیدین کی
نمازوں کا حکم مخصوص ہے جو کہ حدیث شریف سے ثابت ہے)۔ چند دن
ہوئے ڈسکہ سے ایک دوست آ [illegible]
حاضر ہوا اور حضور جن کی سرکار ([illegible]

[illegible]

[illegible]

ہونے والی ایک کتاب "تحقیق رفع یدین" کا اپنے خیال میں جواب دینے
کی ناکام کوشش کی ہے۔ لہٰذا بحث کرتے ہوئے مسئلہ رفع یدین کو چھوڑ کر
اور بہت سی لن ترانیاں بگھاری ہیں [illegible]
جواب لکھنے بیٹھے اور سامنے ہماری کتاب "تحقیق رفع یدین" رکھی تو [illegible]
دیکھ اس کتاب کی جاندار اور پُر مغز تحریر میں ایسے مست ہوئے کہ اپنے
جواب مضمون میں پیش لفظ کے نام سے ہماری کتاب کا پورا پہلا صفحہ ہی نقل
کر دیا۔ پھر خیال آیا۔ او ہو۔ میں نے تو اپنے جاہل اور اہل مولوی حضرات
کے سامنے سرخرو ہونے کیلئے اس کتاب کا رد لکھنے کیلئے کچھ ہاتھ پاؤں
مارنے ہیں۔ حالانکہ مجبوراً وہ بیچارے پہلے ہی بھول چکے تھے۔ ورنہ ہماری
کتاب کا ایک صفحہ اپنے پمفلٹ کی پیشانی پر نہ سجاتے۔ فی الحال میں غیر
متعلقہ مضمون سے طوالت کے خوف سے اغماض کرتا ہوں۔ ضرورت پڑی تو
انشاء اللہ العزیز ان بھول بھلیوں کا پوسٹ مارٹم بھی کریں گے۔ خواجہ صاحب
موصوف نے یقیناً یہ مختصر سا رسالہ پورا پڑھا ہوگا۔ خواہ مخواہ اتنی پریشانی اور
پشیمانی مول لی۔ صرف اس کتابچے کے صفحہ ۵ کی اوپر کی سطر [illegible]
لیتے اور واقعی رات بیر ہو جاتے وہاں لکھا پڑا ہے۔ "اگر کوئی شخص صرف
اور صرف ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح قولی حدیث سے رفع یدین
دوران نماز ثابت کر دے۔ تو انشاء اللہ انہیں مبلغ دس لاکھ روپیہ نقد انعام دیا
جائے گا "ھاتو ابرھانکم ان کنتم صادقین" کہاں کی

کتنا آسان کام تھا اور پھر کسی کتاب کا لکھنا ہو تو حق یہ بنتا ہے کہ اس کتاب کی
ہر ہر عبارت اور حوالے کا معتبر اور مسکت شافی جواب دیا جائے۔ ایسا تو نہ کر سکے
[illegible] یقیناً بھی
نبی علیہ السلام نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے ذریعے ہمیں
بتادیا کہ صلوا کما رأیتمونی اصلی۔ نماز ایسے ہی پڑھا کرو جس طرح
تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے (بخاری) موصوف نے صفحہ کے ساتھ الف
[illegible]
موصول ہوئی ہے کسی اردو کتاب سے "نقل مارتے" کے بعد کسی ہم مسلک
عالم کو دکھا لیا کریں تاکہ بعد میں سبکی نہ ہوا کرے) اور ہی قسمت الٹے
ہی گرفتار ہو گئے۔ آئیں ذرا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ
روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا نماز میں رفع یدین کرنا بیان کیا گیا
جس کے متعلق خواجہ صاحب کا فرمان آپ قبل ازیں پڑھ چکے ہیں"

[illegible]

۱۔ عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

۲۔ عن مالک بن الحویرث ان النبی ﷺ کان اذا دخل [illegible]

[illegible]

[illegible] کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کانوں

[illegible]

[illegible] الركوع [illegible]

[illegible]

عن مالک بن الحويرث [illegible]

[illegible] الركوع حتى [illegible]

[illegible]

٥ عن مالک بن الحويرث [illegible]

[illegible] کہ رسول اللہ ﷺ شروع نماز میں اور

[illegible] ہاتھ اٹھاتے (ترجمہ [illegible] صاحب نے

[illegible]

٦ [illegible] مالک بن الحويرث [illegible]

اذا اراد ان يركع رفع يديه واذا اراد رفع راسه من الركوع رفع

يديه وحدث ان رسول الله ﷺ صنع هكذا رواه البخارى

مسلم [illegible]

حویرث کو دیکھا کہ جب نماز پڑھتے تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو

اٹھاتے جب ارادہ کرتے رکوع کرنے کا اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور

جب ارادہ کرتے رکوع سے سر اٹھانے کا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور

حدیث بیان [illegible] تھے کہ رسول ﷺ [illegible] تھے

[illegible] اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں "حضرت مالک بن

[illegible] آپ ﷺ کی آخری زندگی میں آپ ﷺ کے پاس

[illegible]

بھی اس آخری دور میں جس کے بعد کسی منسوخی کا وہم بھی نہیں ہو سکتا

[illegible]

امت کا پہلا ''صوفی''

خورشید احمد گیلانی

سیدنا صدیق [illegible]

صحابی کا ہے، ایک راست رو اور با صفت کردار انسان کا ہے، جو معاملات [illegible]
بخوبی آشنا اور زمانے کی الٹ پھیر سے آگاہ ہے، واقعات کو حقائق کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں اپنا ذہنی و عملی توازن برقرار رکھنے والے فرد کے طور پر [illegible]
جبکہ تصوف کا لفظ پڑھتے ہی ذہن خاص قسم کے مراقبوں، [illegible]
[illegible]
[illegible] آزاد شخص ہے، ایک طرح کا عالم
[illegible]
[illegible]

ایسے لوگوں کی صورتیں پردہ خیال پر ابھر آتی ہیں جو ہر وقت عالم سکر میں ہوں، ایسے لوگوں کے ہاتھوں محیر العقول واقعات کا ظہور ہوتا ہے، جو پل بھر میں دنیا جہان کی خبریں لا دیتے ہیں بغیر پروں کے اڑتے ہیں، سمندر میں مصلی بچھا کر اسے کشتی بنا لیتے ہیں اور پار اتر جاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک نہ تصوف [illegible] شخص ہے اور نہ صوفیاء کی
[illegible]
[illegible] تصوف [illegible]
[illegible] دوسرے حدود ہے، جلا دھی بھی اشی ہے، شوخ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

صوفی [illegible]
[illegible]
[illegible]
کردار ساز ہوتا ہے، وہ لوگوں کو ورطہ حیرت میں نہیں ڈالتا، آشنائے حقیقت بناتا ہے۔ وہ لوگوں کے راز جاننے کیلئے سینے نہیں ٹٹولتا بلکہ دل کے دروازے کھولتا ہے، وہ ہواؤں میں نہیں اڑتا، نہاں خانہ قلب میں اترتا ہے، وہ سمندروں میں نہیں تیرتا، چہروں کی تقدیریں پھیرتا ہے، وہ کرتب نہیں دکھاتا، زندگی گزارنے کے گُر سکھاتا ہے، وہ طلسماتی ڈھنگ نہیں اپناتا،
[illegible]
صوفی بابا لوگوں کا نہیں میدانوں کا آدمی ہوتا ہے، وہ [illegible]
''[illegible]'' کا قائل ہوتا ہے، اگر ہم تصوف اور صوفی کے بارے میں یہ نقطہ نظر درست کر لیں تو اس وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصوف
[illegible]

[illegible] صوفی بے کل محبت کا نام ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ کنول کا پھول اگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
اسحاق علیہ السلام، صبر ایوب علیہ السلام، مناجات زکریا علیہ السلام، غربت یحییٰ [illegible]

جب تصوف کے نامور شیخ کی بیان کی گئی تصوف کی تعریف پر [illegible] میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصویر دیکھئے تو دل خود بخود پکار اٹھے گا کہ سب سے پہلا صوفی وہ ہے جسے سب سے پہلے صحابی ہونے کا شرف حاصل [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر بھی اسلام میں کوئی بڑا صوفی اور کون ہو سکتا ہے، کہ جس [illegible] فرمایا مجھے کسی کے مال نے [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال نے۔"

مزاج یار کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور رضائے [illegible] مان لیا جائے تو اس کا ٹھوس نمونہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنتے ہیں۔ سفر معراج سے واپسی پر ابوجہل نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو علی الصبح بتایا کہ تمہارا دوست کہہ رہا ہے کہ رات کے پچھلے پہر مختصر پہر میں آسمانوں سے ہو کر آیا ہوں بھلا یہ کوئی ماننے والی بات ہے؟ آپ نے فرمایا: "تمہیں کس نے بتایا ہے"؟ بولا "خود تمہارے دوست نے [illegible] نے جو [illegible] یا "تم حضور ﷺ سے سن کر نہیں مانتے، میں تمہارے منہ سے سنی ہوئی بات پر ایمان لاتا ہوں۔ اگر سدرہ نشین پل بھر میں زمین کے فرش پر اتر سکتا ہے تو حجرہ نشین مختصر پہر میں فراز عرش پر بھی جا سکتا ہے" تو نے تسلیم کی اس سے بڑھ کر کیا مثال ہو سکتی ہے؟ صبر تصوف کا خاصہ ہے، اور صبر کیا ہے؟ ایک جگہ جم جانا، اپنے موقف پر، دشمنوں کے مقابلے میں، مزاحمتوں کے جواب میں، مخالفتوں کے طوفان میں، عہد وفا پر، اپنے قول پر۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھئے۔ اعلان نبوت کے پہلے روز جو عہد باندھا تھا، دنیا نے رکاوٹوں کے ہزار بند باندھے مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منزل انقلاب پر جا کر کھولی۔ عہد نبوت کے تیئیس سال اور دور خلافت کے ڈھائی سال کتنے کٹھن مرحلے آئے اور ہر مرحلہ حوصلہ شکن اور ہر لمحہ اعصاب توڑ مگر یہ صبر صدیقی ہے جس نے حالات کے جبر کے سامنے سپر نہیں ڈالی، خواہ دار ارقم کی خلوت ہو یا صحن کعبہ کی اذیت، شعب ابی طالب کے فاقے ہوں یا سفر طائف کے صدمے، مکی گلیوں کی جراحت ہو یا سوشل بائیکاٹ کی کلفت، بدر میں تعداد کی قلت ہو یا اُحد میں وقتی شکست، دور تبوک کی تنگی و عسرت ہو یا فتح مکہ کا جشن [illegible] خیز مرحلے تھے وہ جن سے اہل دل بیٹھ بیٹھ گئے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے رہے۔

دنیا نے اپنے آپ کو بدلا گھڑی گھڑی
اک اہل عشق ہیں کہ جہاں تھے وہیں رہے

مناجات کو تصوف میں خاص مقام حاصل ہے، مناجات ہے کیا؟ بندے کا احساس کمتری اور خدا کی ذات کیلئے اعتراف برتری اور رب سے تخاطب کا ایسا انداز کہ انسان دعا میں ڈھل جائے، اسے مناجات کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا ایک درخت سے دوسرے پر اڑتا پھرتا [illegible] ڈالتے تاکہ قیامت میں بچنے سے بچ جاتا"۔

غربت دنیا کیلئے باعث ذلت ہے مگر اہل اللہ کیلئے سامان عزت! غربت کا معنی اجنبیت ہے، جسے کوئی نہ جانے نہ پہچانے، دنیا کے [illegible] مگر صوفی اس پر فخر کرتا ہے کہ "دنیا اس کیلئے اجنبی [illegible]

دنیا میں اجنبی ہونا اور دنیا سے اجنبی بننا دو مختلف کیفیات ہیں ایک کیفیت درد ہے اور دوسری سرمایہ فقر ہے۔

لوگ جانیں مجھے محروم وقار و تمکیں
وہ نہ سمجھیں کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

[illegible]

سارا سامان حضور ﷺ کی نذر کر دیا اور ٹاٹ کے پیرہن میں کانٹوں کے تکمے لگا کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو یہی وہ خرقہ تھا جس کی دھوم فلک الافلاک پر پہنچی۔ اس روز جبریل امین علیہ السلام اسی حال میں وحی لے کر آئے کہ ٹاٹ کا لباس زیب تن تھا حضور کو اس پر تعجب ہوا اور فرمایا "یہ کیا" [illegible] فرشتے اسی لباس میں ملبوس ہیں کیونکہ آج ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ٹاٹ کا خرقہ سلطنت سماوی کا سرکاری لباس قرار پایا ہے۔

تجرد بھی تصوف کا خاص مقام ہے [illegible] ماسوی اللہ سے، آرزوؤں سے، آلائش نفس سے، ہوس زر و مال سے، حب جاہ و منصب سے انقطاع۔ [illegible] کہ اللہ کیلئے وطن، مال، اولاد اور جان سے علیحدگی بلاشبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] کمال تجرد حاصل کیا، اللہ و رسول ﷺ کیلئے وطن مالوف مکہ کو چھوڑ [illegible] کی رات گھر بار کو چھوڑا، ہر آزمائش کے موقع پر اپنے مال و متاع سے ہاتھ کھینچا، غزوہ بدر میں اپنے بیٹے عبدالرحمن کا مقابلہ کیا، رہا جان کا معاملہ تو اس بارے میں ان کا طرز عمل یہ تھا۔

یہ جان تو آنی جانی ہے
اس جان کی کوئی بات نہیں

فقر محمدی تصوف کی جان ہے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا مرد فقیر کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ فقر نعرہ نہیں ایک رویہ ہے، اسلوب [illegible]

[illegible] غربت کا نام نہیں ایک کیفیت کا نام ہے اور اس کا احساس صرف مرد فقیر کو ہوتا ہے۔ جب وہ دنیا سے غنی بن کر فرش خاک پر بیٹھتا ہے تو خود کو ہمسایہ جبریل علیہ السلام سمجھتا ہے، فاقے ہوں تو اس کی سانس گھٹتی نہیں، زر و جواہر [illegible] بے کلاہ ہوتے ہیں، ان کی شان قلندری کے سامنے آن بان سکندری بے معنی [illegible] فقر کی یہ شان اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آپ کو اسوۂ صدیقی میں نظر آئے گی۔

کہ آپ جانشین رسول ﷺ ہیں لیکن بیوہ کو بکری کا دودھ [illegible] دیتے ہیں، دس لاکھ مربع میل کے حکمران ہیں لیکن ایک بوڑھی کے [illegible] وصیت کر جاتا ہے کہ مجھے تن کے کپڑوں میں کفن دینا کفن کا [illegible] وہیں دفنا دینا نہیں تو شہر سے باہر پیوند خاک کر دینا یہی وہ فقر ہے جس کو ذات رسالت مآب ﷺ نے اپنے لیے فخر قرار دیا ہے۔

اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اگر تصوف یہی تھا (یقیناً یہی ہے) تو سب سے پہلے "صوفی" ہونے کی قبائے زیبا حضرت ابوبکر صدیق رضی [illegible]

☆☆☆☆

حضور نقش لاثانی اور تحریک پاکستان

[illegible]

پس منظر [illegible]
انگریزوں کو بُری طرح کھٹکنے لگے۔ غاصب فرنگیوں نے ان سے حکومت واقتدار چھینا تھا، اب عقائد، تہذیب وتمدن اور جداگانہ تشخص کو بھی ملیامیٹ [illegible]
رہے تھے، انہیں پتی کر دی۔ دونوں دشمن (انگریز اور ہندو) اکٹھے ہو کر برِ صغیر سے اسلام کا نام ونشان مٹانے کی سازشوں کے جال بچھنے لگے۔
[illegible]
کرائے گئے (تاکہ کائنات کو پیغامِ آزادی دینے والے آقا علیہ التحیۃ والثناء کے امتی انگریزوں کی ابدی غلامی پر راضی رہیں) پھر اسی مقصد کیلئے اپنے خود کاشتہ پودے، مرزا غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا۔ ان ناپاک منصوبوں کو اور منظم کرنے کیلئے ایک انگریز ہیوم نے 1985ء میں نیشنل انڈین کانگریس کی بنیاد رکھ دی۔ مسلمانوں نے جب یہ دیکھا کہ کانگریس ہم اپنے دعویٰ کے برعکس، سب اہل ہند کی نہیں بلکہ صرف ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہے تو 1906ء میں [illegible] مسلم لیگ بنائی [illegible] جماعت فعال تھی ورنہ اس کے لیڈر دشمنوں کی تاریک ذہنیت کو سمجھنے کے اہل تھے۔ چنانچہ مخالفینِ اسلام اپنے ناپاک منصوبوں کی تکمیل کی طرف بے روک ٹوک بڑھتے چلے گئے۔ گاندھی جیسے شاطر ومنافق نے کانگریس کی

قیادت سنبھالی تو شرارتوں کی انتہا ہو گئی۔ اُس نے بڑے بڑے دیوبندی اور دیگر وہابی علماء کو بھی خرید لیا۔ بدبخت گاندھی مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے عربی ناموں کی تحریکیں مثلاً تحریک ہجرت، تحریک [illegible] تحریک ترکِ موالات چلا کر انہیں بدترین معاشی ومعاشرتی حالات سے دوچار کرتا رہا اور ضمیر فروش نام نہاد علماء آیتوں اور روایتوں کے غلط ترجمے سنا سنا کر اس کی تائید کرتے رہے۔ یعنی جو ہندوؤں اور انگریزوں کے ہاتھ سے بھی مشکل تھی، ان شیخ التفسیروں اور شیخ الحدیثوں نے آسان بنادی۔ [illegible] آزمائش کے اس نازک ترین دور میں اسلام کی خیر خواہی اور ملت کی رہنمائی کا حق جس گروہ نے بہترین انداز میں ادا کیا وہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی اور اُن کے ہم عقیدہ علماء ومشائخ اہل سنت تھے (علیہم الرحمۃ والرضوان) سب سے پہلے فاضل بریلوی ہی نے اپنی تحریر وتقریر میں گاندھی کے مکر وفریب کا پردہ چاک کیا (اور اس دور میں شاید مشکل ترین کام یہی تھا کیونکہ زر خرید علماء نے اس کی اسلام دوستی کے افسانے سنا سنا کر اسے اُمت مرحومہ کا سب سے [illegible] میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہو چکے تھے، لہٰذا عام مسلمان مرعوب ہو کر گاندھی کی چالوں سے [illegible] تھے، کھلم کھلا اس کی مخالفت کی جرأت نہیں کرتے تھے۔
[illegible] پیشواؤں اور [illegible]
بیشتر مسلمان گاندھی کی اسلام دشمن ذہنیت کو سمجھ گئے اور ہندو مسلم اتحاد کے

گاندھوی نعرے کی حقیقت پہچان کر اس سے الگ ہو گئے مگر دیوبند
جمعیت العلمائے ہند کے اکابر پھر بھی اپنی غلط روش سے باز نہ آئے۔
بلکہ کانگرس کا حق نمک ادا کرتے ہوئے ہر اُس شخص پر جسے اسلام کا وفادار
پایا مسلمانوں کو بدظن کرنے کیلئے کفر کے فتوؤں کی بوچھاڑ کر دی۔ اعلیٰ
حضرت بریلوی کو انگریز کا تنخواہ دار، علامہ اقبال کو اسلام سے نا آشنا اور قائد
[illegible]
[illegible]
فروش قوم پرست ملاؤں کے فتوے ان کے منہ پہ مار کر جوق در جوق مسلم لیگ
میں شامل ہونے لگے۔ قائد اعظم عیسیٰ الرحمانیوں کی بے حسی سے بددل ہو
کر انگلینڈ چلے گئے تھے، پھر حضرت اقبال کے کہنے پر آئے اور دوبارہ
۱۹۳۴ء میں مسلم لیگ کی صدارت [illegible]
تو حیرانیوں، بیگانوں کو پہچان چکے تھے اور صوفیائے کرام جن کے آباؤ اجداد
[illegible]
بیدار ہو چکے تھے، لہذا قافلہ آزادی اب آگے کی طرف ہی گامزن رہا قدم
بقدم نئی کامیابیوں سے ہوتے بڑھتے رہے اور دو قومی نظریے کی بنا پر تقسیم
ملک کی منزل قریب نظر آنے لگی۔

۱۹۴۰ء میں جب قرارداد لاہور کے ذریعے مسلمانان برصغیر نے
ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کا فیصلہ کیا تو اس وقت سیدی و مرشدی
[illegible]
۱۹۴۵-۴۶ء کے موسم سرما میں جداگانہ انتخابات کا اعلان ہوا۔ اب تک
حضور کے جن دوروں کا ذکر اوپر آیا [illegible]
تھے قوم کی بیداری کیلئے رابطہ عوام مہم بھی تھی [illegible]
[illegible]
تمیز جتا دیا جائے اور جو وہابی دیوبندی علماء گاندھی کے فلسفہ فکر کے مطابق
خدا پرستوں اور بت پرستوں کو ایک ہی قوم قرار دے رہے تھے، ان کی شرک
آلود فکر سے ملت کو آگاہ کیا جائے۔ جس رات انتخابات کا مذکورہ اعلان ہوا،

[illegible]
گاؤں بکھور تحصیل پٹھانکوٹ (ضلع گورداسپور) میں تشریف فرما تھے۔ خبر
سنتے ہی آپ نے سرہند شریف کی حاضری کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس
دربار شریف آ کر مسلم لیگ کی حمایت پر کمربستہ ہو گئے۔ برصغیر کے گوشے
گوشے میں جہاں جہاں بھی یاران طریقت موجود تھے، دور دراز کے سفر
طے کر کے انہیں زبانی یا حسب ضرورت خطوط وغیرہ لکھ کر مسلم لیگ کی
[illegible]
کے حلقوں پر مرکوز رکھی۔ اول الذکر حلقے میں مسلم لیگ کا امیدوار عبدالغفور قمر
(ایڈووکیٹ) بہت حد تک غیر معروف تھا اور اس کا مقابلہ علاقے کی جانی
پہچانی شخصیت عبدالرحیم چوہدری آف منگوئی سے تھا جو یونینسٹ امیدوار تھا (
جسے قوم وطن کی آزادی کی بجائے انگریزوں کی غلامی سے عشق تھا) اس کی
[illegible]
[illegible]
تھا (وہ) شخص کتنا بدنصیب اور خطرناک ہے جو اپنی قوم میں ہر دلعزیز ہو کر
[illegible]
نام ہے مگر یک چوہدری پر کیا موقوف، اس وقت تو بڑے بڑے خطیب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
امیدوار شاہنواز سے تھا (جو اسی علاقے کا باسی تھا۔)

حالات کی نزاکت کے پیش نظر حضور شیخ لاثانی قدس سرہ نے
[illegible] دونوں حلقوں خصوصاً شکر گڑھ کے چپے چپے کا دورہ کیا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ فرمایا۔ جس کے بارے میں بھی اطلاع ملی کہ اس کا دل مسلم لیگ سے

معاف نہیں ہے انفرادی طور پر بھی اُسے بھیج دیا جاتا۔

[illegible]

[illegible] ثانی قدس سرہ کے دامن سے وابستہ علماء و خطباء کی

[illegible] چنانچہ سلطان المناظرین حضرت علامہ محمد مسعود احمد النجروی

علیہ الرحمہ، شیر پنجاب مولانا محمد یوسف صاحب سیالکوٹی علیہ الرحمہ، خطیب

پاکستان صوفی غلام حسین صاحب رمدای ثم گوجروی علیہ الرحمہ، جیسی

[illegible]

[illegible]

بشیر احمد صاحب اختر علیہ الرحمہ جیسے شعلہ نوا خطیب بھی اکثر ہمسفر رہے

[illegible]

قوت استدلال اور جوش خطابت نے انہیں اس دور میں پاکستان کا عظیم

[illegible] شریف میں جب ایک طرف عطاء اللہ شاہ بخاری

[illegible]

آتش بیانی اہل ایمان کی غیرت کو فروزاں کر رہی تھی، کہتے ہیں آدھ گھنٹے

کے اندر اندر بخاری صاحب کے سامعین اُنہیں تنہا چھوڑ کر ان کے جلسے میں

[illegible]

نے احراریوں کے امیر شریعت کو بھگا دیا) ڈیرہ بابا نانک کے حلقے میں مولانا

ظفر علی خان مرحوم ایڈیٹر زمیندار نے بھی تین چار دن آپ کے ساتھ سفر کیا

اور حضور کی زیر صدارت اور مختلف جلسوں کو اپنے مجاہدانہ خطابت سے

نوازا۔ (حاجی محمد مقبول احمد صاحب جو ان جلسوں بلکہ ساری انتخابی مہم میں

شریک رہے، مولانا کے انداز بیان سے آج تک متاثر ہیں)

ان جلسوں کا اہتمام مسلم لیگ کے امیدوار کے ذمے نہیں تھا بلکہ

یاران طریقت حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے اور یوں اُن کی پذیرائی

سے اپنا مقصد بھی حاصل ہو جاتا۔ حاجی صاحب موصوف کی روایت کے

مطابق حضرت والا نے غالباً ایک بار پانی کے ایک گلاس کے سوا اس کے ہاتھ

سے کبھی بھی کچھ نہ کھایا پیا۔ بعض دفعہ ان شدید مصروفیات میں کافی دیر

تک بھوک پیاس بھی برداشت کرنی پڑتی۔ حاجی صاحب بقول خود اپنی جیب

میں کبھی بھنے ہوئے چنے بھی ڈال کر رکھتے تھے اور کبھی کبھی خود امیدوار صاحب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لیگ کی حمایت کا پروگرام بنایا اور شکر گڑھ میں اُن سے بھی کام لیا۔ یہ انتہا

خوشی کی بات ہے کہ شہنشاہ الاثانی قدس سرہ کی ساری اولاد پاک نے اپنی

اپنی بساط کے مطابق تحریک پاکستان میں خوب حصہ لیا۔ اور مسلم لیگ کی

[illegible]

[illegible]

مسلم لیگ کے پولنگ ایجنٹ بن گئے۔ اس دور میں آج کی طرح

سارے ملک میں ایک ہی دن میں انتخابات مکمل نہیں ہو جاتے تھے بلکہ ایک

[illegible]

تھی۔ مثلاً حاجی محمد مقبول صاحب کی یادداشت کے مطابق تحصیل شکر گڑھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ گیا تا کہ اپنے علاقے کے ووٹروں کو متاثر کر

[illegible]

گئے۔ سلطان علی لاکھ سونڈ وہیر دلعزیز یا بیبت سہی مگر مرد حق کے سامنے اس

[illegible]

رسول کے غلام بہت دیر تک ووٹ ڈالتے رہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ : [illegible]

[illegible] پولنگ میں ایک لائق تھی کہ

پولنگ افسر کو اپنے امیدوار کا نام بتاتا وہ نشان لگاتا اور بکس میں ڈال دیتا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
تو دوسری طرف پڑو تسبیح یعنی منسر۔ پولنگ افسر نے اُمیدوار کا نام پوچھا تو
[illegible]
[illegible]
۔حضور نے فرمایا اس سے دوبارہ پوچھو۔ پوچھا گیا تو اب اُس نے بڑی وضاحت سے عبدالغفور کہا۔ افسر نے دوسری پرچی لی اور اس پر صحیح درست نشان لگا کر بکس میں [illegible]

اسی جگہ کا واقعہ ہے کہ باہر ووٹروں میں حد فاصل قائم کرنے کیلئے [illegible]
دوسری جانب۔ کھالہ اگرچہ دوسری پارٹی کا مرکز تھا مگر یہاں ابھی [illegible]
[illegible]
کے مقابلے میں بہت زیادہ تھے چنانچہ جب انگریز پسندوں کے ووٹ جلد [illegible] ووٹروں کو اپنی طرف بلایا۔ حاجی مقبول احمد صاحب نے مسلمان پولیس انسپکٹر سے جو وہاں متعین تھا شکایت کی تو اُس نے اپنے ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجرم کو سخت ڈانٹ پلائی اور آئندہ کیلئے تنبیہ کر دی (کاش آج کی پولیس میں بھی کچھ نہ کچھ اسلام اور پاکستان کی غیرت آ جائے)

چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ چوہدری عبدالرحیم کی طرف سے [illegible]
بعد میں جلسہ مسلم لیگ کا بنتے۔ ایک دو مقام پر ہمارے جلسے میں اُس نے [illegible]
نے بڑی نرمی سے اُسے خاموش رہنے پر آمادہ کر لیا۔ ریل میں اسے اصرار

[illegible]
[illegible]
کرا دیا کرو۔ موضع کلہ میں اس کے انداز میں زیادہ جارحیت تھی۔ یہاں بھی اُسے حسن سلوک سے ٹھنڈا کیا گیا۔ (کہتے ہیں کہ اس کے ناروا رویے کی وجہ سے ایک برادر طریقت تو اُسے وہیں ختم کرنے پر تُل گیا تھا، مگر حضور نے بلند حوصلگی اور بصیرت سے معاملہ رفع دفع کر دیا)۔

موضع کھالہ میں صبح سویرے مختلف دیہات سے لوگ فوج در [illegible]
لوگ بلند آواز سے کلمہ طیبہ اور نعت شریف پڑھتے آتے اور یوں جیسے کسی جہاد پر سرفروشی کے جذبات سے سرشار جا رہے ہوں۔ حقیقت میں بھی مسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نعت شریف کا نغمہ، نعرہ بازی کا شور ہر پولنگ اسٹیشن پر ہوتا ہو گا)

آخری پولنگ اسٹیشن موضع بسر تھا۔ یہاں بھی مسلم لیگ بہت بھاری اکثریت سے فتحیاب ہوئی۔

قلعہ سوبھا سنگھ کو روانگی [illegible]
[illegible]
[illegible] چنانچہ حضور نے دربار شریف سے بھی جلد درویشوں کو بلایا اور بڑے اہتمام سے ووٹ ڈالا اور دوسروں سے ڈلوایا۔

حضور کی ان مساعی کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں جگہ مسلم لیگ کے اُمیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
(حالانکہ باقی ضلع میں مسلمانوں کی اکثریت تھی مگر سونے ہیں وغیرہ

یہ چال وہاں تو کامیاب ہو گئی، مگر گزرے کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

[illegible]

تب الگ جو ہندوؤں کا مذہبی شعار ہے۔ گائے کی قربانی ترک کرانے کیلئے تحریک چلائی۔ مشرکوں کی جے پکاری۔ رام لچھمن پر پھول چڑھائے۔ رام لیلا کی پوجا میں شریک ہوئے اور ارتھی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ پہنچائی۔ مسجدوں میں مشرکوں کیلئے دعائے مغفرت کی اور تعزیت کے جلسے کئے۔ اللہ جل جلالہ کو رام کہا (معاذ اللہ) خطیب مسجد میں مشرک کی تعریف [illegible]

[illegible]

کوشش ہوئی۔ اور کتاب کی روشنی میں مشرکوں اور غیر مسلموں کے ساتھ دوستی نہ رکھنے کا مسئلہ منسوخ کیا۔ گاندھی پرست علماء کو آپ ارذ گاندھویہ سے تعبیر فرماتے تھے۔ غرض گاندھی جس مکر و فریب سے اسلام اور اہل اسلام کو تباہ و برباد کرنا چاہتا تھا۔ اس کی تکمیل کی کوششیں دیوبندی اور اہل حدیث کے وسیلے سے کی گئیں اور ان کا توڑ مولانا احمد رضا خاں اور ان کے ہم عقیدہ مشائخ و علماء نے کیا۔ اہل سنت کے وہ حضرات پہلے پہل جو گاندھی کی چال میں آ گئے تھے۔ مثلاً مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بھائی [illegible]

سوچیے اس وقت یہ جو وحدت اور ان کے ہمنوا میدان میں نہ آتے اور ملت پرست قوم کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے تو آج برصغیر میں اسلام کی کیا صورت ہوتی۔ آج تاریخ بدلنے کی ناپاک کوششیں بروئے کار ہیں اور جنہوں نے یہاں اسلام دشمنوں کا آلۂ کار بن کر مسلمانوں کو بدترین گمراہی اور بدترین انجام سے دوچار کرنا چاہا، انہی کو قوم کے ہیرو کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ اور شاید آج اس سے زیادہ خطرناک سازش کوئی نہیں۔

آج تک بھی حال ہے تقسیم پاکستان کو دل سے [illegible] گاندھی، نہرو اور پٹیل جیسے متعصب ہندوؤں نے بھی قبول کر لیا مگر جمعیۃ العلماء ہند نے پھر بھی اس سے

اختلاف کیا اور سے انڈین نیشنل کانگریس کی عظیم الشان تاریخ میں اس کی زبردست غلطی کہا (دیکھیے متحدہ قومیت اور اسلام۔ از مولانا حسین احمد مدنی ص ۲۰) پیپلز پارٹی کے پہلے دور حکومت میں مفتی محمود دیوبندی نے بھی اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا تھا، خدا کا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوئے۔ افسوس قوم کو ماضی سے بے [illegible]

اہل سنت سب پاکستان کے حامی تھے۔ جبکہ علماء دیوبند اور غیر مقلد حضرات میں دو چار کے سوا کوئی بھی مسلم لیگ میں شامل نہیں ہوا۔ اسی پس منظر میں ایک بار حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے فرمایا "قادیان اور دیوبند اگرچہ ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیداوار ہیں جسے عرف عام میں "وہابیت" کہا جاتا ہے" اس موقع پر کسی نے عرض کیا کہ چونکہ اہل حدیث اقلیت میں ہیں اور اپنے عقائد میں بڑے متشدد لہٰذا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ جواب میں علامہ نے فرمایا یہ امر تو اور بھی افسوسناک ہے کہ عقائد میں تشدد، تعصب اور تنگ نظری اگر اسلام کے مقابلے میں ہے تو بڑی مبارک بات ہے لیکن اگر اس لئے ہے کہ اہل حدیث سواد اعظم سے کٹ جائیں اور امت کی وحدت [illegible]

[illegible] لگے کیا اسی کا نام وہابیت ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ وہابیت پیدا ہو گئی ہے۔

[illegible]

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے لاہور کے جلسے مفتی کفایت [illegible] ہو گئے۔ قائد اعظم نے انکار کیا تو یہ حضرات کانگریس کی حمایت پر اتر آئے جو ان کے مالی مفادات پورے کر سکتی تھی۔ (اقبال کا آخری معرکہ) گویا ایمان فروخت [illegible]

[illegible]

آخری معرکہ بحوالہ عطاء اللہ شاہ بخاری از شورش)

[illegible] لاثانی علیہ الرحمہ اس الیکشن میں حصہ محض عبادت سمجھ کر لے رہے تھے [illegible]

[illegible] سے دین اسلام سے اخلاص اور اس کے مفاد سے دلچسپی تھا پاکستان ہی [illegible] قدرت کی برکت سے معرض وجود میں آیا۔

اصلاحِ معاشرہ

''اپنی زباں پر قابو رکھئے''

"پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو" ایک مشہور محاورہ ہے، جس کا مطلب ہے سوچ سمجھ کر بولنا۔ انسانی زندگی کی سلامتی اور امن و سکون کا راز اس بات میں ہے کہ ہم بولتے وقت احتیاط سے کام لیں۔ سوچ سمجھ کر گفتگو کریں۔ بے مقصد نہ بولیں۔ ہماری بیشتر پریشانیاں اور ذہنی بے سکونیاں اس وقت جنم لیتی ہیں، جب ہم کوئی ایسی بات دوسروں کے سامنے کھول دیتے ہیں۔ جسکو پوشیدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ بولنے سے پہلے اچھی طرح [illegible] افشا نہ ہو جائے گا کوئی ایسی بات [illegible] ہماری ہنسی ہو یا ہماری ذات کو کوئی نقصان پہنچے۔

ہماری زندگی میں ایسی باتیں، واقعات اور حالات بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں، جن کا تعلق صرف ہماری ذات سے ہوتا ہے۔ یہ پرائیویٹ باتیں بعض اوقات ایسی ہوتی ہیں، جن کو دوسروں کو بتانا مناسب نہیں۔ یہ باتیں ہمارے راز ہیں، جن کی حفاظت ضروری ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

''جس نے اپنے رازوں کو محفوظ رکھا، اُس نے اپنی سلامتیوں کو محفوظ رکھا۔''

حضرت علی [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے [illegible] جس نے [illegible] محفوظ [illegible] نے اپنی سلامتیوں [illegible] محفوظ رکھا۔ [illegible] بات [illegible]

رسول اکرم ﷺ

لوگوں کو ہمیشہ شیریں زبانی اور خوش کلامی کی نصیحت فرماتے تھے۔ بدزبانی اور سخت کلامی سے سختی سے منع فرماتے تھے۔

تک انسان کے سینے میں بند رہتی ہے، وہ انسان کی اپنی بات ہوتی ہے اور [illegible]

[illegible] گویا اب وہ بات تمہاری نہیں رہی۔ دوسروں کی ملکیت میں چلی گئی ہے [illegible] کو اختیار ہے کہ وہ اس بات کو جب چاہیں، جس طرح چاہیں، [illegible] مناسب ہے باتیں۔ [illegible] کی بہتری ہے۔

[illegible] رکھنے کیلئے یہ خاص باتیں محفوظ رکھنے کے علاوہ ایک دوسری اہم بات دیکھنی ہے کہ آپ جو بات کرنے والے ہیں، اس سے کسی کی دل آزاری تو نہ ہو۔ آپ کی بات سچائی، اخلاص اور نیک نیتی پر مبنی ہو۔ آپ کے قول اور فعل میں تضاد نہ ہو [illegible] کی گفتگو میں [illegible]

اور دشمنی عناد، ہماری بے تکی گفتگو، بدکلامی اور بداخلاقی سے پیدا ہوتے ہیں
[illegible] کی شفقت اور ہمدردی کی خوشگوار فضا، درست کلامی، شیریں
زبانی خوش گفتاری اور خوش اخلاقی سے جنم لیتی ہے۔

اسلام میں زبان کی حفاظت اور اس کے صحیح استعمال پر زور دیا گیا
ہے۔ قرآن کریم میں حکم ہے کہ لوگوں سے اچھے اور عمدہ طریقے سے بات کرو۔
ہمیشہ سچ [illegible] طرازی سے بچو۔

رسول اکرم ﷺ [illegible] "جس چیز سے
کسی آدمی کو زیادہ سے زیادہ خطرہ [illegible] پہنچ
سکتا ہے، وہ زبان ہے۔" [illegible]
[illegible]
[illegible] بے ضرورت، بے مقصد اور بے فائدہ باتوں سے بچا
جائے۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: "میں آپ کو ایسے شخص کی خبر دیتا
ہوں، جس پر دوزخ کی آگ حرام ہے، وہ شخص ہے [illegible]
خو ہو، خوش اخلاق ہو۔"

رسول اکرم ﷺ لوگوں کو ہمیشہ شیریں زبانی اور خوش کلامی کی
نصیحت فرماتے تھے۔ بدزبانی اور سخت کلامی سے سختی سے منع فرماتے تھے۔

اللہ اور رسول کے احکام کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ اپنی زبان
کو قابو میں رکھیں اس میں نہ صرف ہماری اپنی بلکہ معاشرہ کی بھی بہتری ہے۔
شیریں کلامی اور درست گفتاری سے محبت [illegible]
ملتا ہے، آپس کے تعلقات خوشگوار رہتے ہیں۔ ان سب باتوں سے
معاشرہ میں امن و سکون پیدا ہوگا، آپ کی زندگی خوشگوار رہے گی۔ اور آپ
کی آخرت بھی سنور جائے گی۔

☆☆☆☆

[illegible]

آپ مدارس دینیہ کے طلبہ کو قوم کا حقیقی سرمایہ خیال
کرتے تھے اور اکثر فرماتے تھے کہ "یہ بچے جنتی بچے
پرندے ہیں اور ان کی خیر خواہی کیلئے قدم اٹھانا اللہ
تعالیٰ کے قرب کے حصول کا موثر ترین ذریعہ ہے۔"

علامہ ارشد القادری ایک بیدار مغز سکالر اور
عظیم استاد تھے آپ نے مدارس دینیہ کے قابل
مدرسین کی کھیپ تیار کرنے کیلئے باقاعدہ طور پر ایک
ادارہ تشکیل دیا [illegible] جو خاصے کی چیز
[illegible]
[illegible] حضور ﷺ [illegible]
[illegible] علامہ
موصوف کی رحلت سے مسند علم خالی ہوگئی ہے اور علمی
دنیا میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو کبھی پُر نہیں ہوگا۔

اللہ کریم علامہ ارشد القادری مغفور کی قبر کو
بقعۂ نور بنائے جنت النعیم اور جنت ماویٰ کے
باغوں میں سے باغ بنائے حد نظر تک وسیع فرمائے
درجات بلند سے بلند تر کرے اور قوم کو ان کے
[illegible] کی توفیق بخشے آمین۔

آفتاب علم کا غروب

[illegible] علامہ ارشد القادری [illegible]

ملک محبوب الرسول قادری کی خصوصی سوگوار تحریر

[illegible]

[illegible] ۲۹ [illegible] ۲۰۰۲ [illegible]
۱۴۲۳ھ بروز سوموار برصغیر کے نامور محقق و مصنف مبلغ اسلام حضرت علامہ
[illegible]

علامہ ارشد القادری [illegible]
غروب کے مترادف ہے وہ ملت مسلمہ کا عظیم اثاثہ تھے اور واقعی ان جیسے ذی
علم ہستیوں کے انتقال ہی پر "موت العالِم موت العالَم" کا ارشاد گرامی
صادق [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔
[illegible]
تو ان کی تصانیف سات درجن کے لگ بھگ تھیں لیکن [illegible]
[illegible] اور تبلیغی جماعت (حقائق و معلومات کے اجالے میں) کو ریکارڈ
مقبولیت شہرت نصیب ہوئی۔ وہ رسمی نوعیت کا کام کرنے کے عادی نہ تھے۔
بلکہ وہ شعوری سطح پر محنت کو ہر وقت جاری رکھنے کے عادی تھے۔

علامہ ارشد القادری کی [illegible] ۱۹۲۵ء میں [illegible]
[illegible] سید پور میں ہوئی [illegible]
مولانا عبداللطیف اور صوفی المشرب، درویش صفت انسان تھے اور تجارت
ان کا پیشہ تھا۔ والد گرامی نے آپ کا نام غلام رشید رکھا۔ ارشد القادری آپ
کا تاریخی نام تھا۔

آپ جانشین امام احمد رضا حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ محمد
مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید و خلیفہ تھے اور اپنے عہد کے
[illegible] حضرت صدر الشریعہ [illegible] مولانا امجد علی [illegible] (صاحب
بہار شریعت) کی خدمت میں رہ کر شرف تلمذ و تربیت پایا۔ علامہ ارشد
القادری ایک باغ و بہار اور نہایت دلچسپ شخصیت کے مالک تھے۔ دیانت
داری، خوش اخلاقی، چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا احترام اور معاصر کی
[illegible]

وہ علوم دینیہ پر مکمل عبور کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ پر گہری
[illegible]
[illegible] قائد
اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی کی یاقت، قابلیت، دینی، ملی، سیاسی، سماجی،
علمی اور تبلیغی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے تھے۔ چونکہ آپ ورلڈ
اسلامک مشن کے سیکرٹری جنرل بھی رہے اس لیے انہیں قائد اہلسنت کے
ساتھ مل کر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئے اور انہیں قریب سے دیکھنے کا
موقع بھی ملا۔ علامہ ارشد القادری کا طرز استدلال نہایت دلپذیر تھا وہ تقریر
اور تحریر دونوں میدانوں کے شاہسوار تھے۔ گزشتہ صدی کے آخری عشرہ میں
راسخ العقیدہ اور محبت وطن طلباء کی ملک گیر تنظیم "انجمن طلبہ اسلام" نے
[illegible] "پنجاب طلبہ کنونشن" کے نام سے ایک بڑا اجتماع
منعقد کیا اس اجتماع میں حضرت فخر الملت والدین خواجہ غلام فخر الدین
[illegible]

[illegible]

1998 [illegible]

[illegible]

محمد عبدالحلیم اشرف قادری مدظلہ العالی کو مخاطب کرکے روتے ہوئے کہنے لگے کہ [illegible] پاس اور تو کوئی عمل نہیں جس کے سبب روزِ حشر سرخرو ہو سکوں [illegible] ہے کہ الحمد للہ ہم سرکار [illegible] ﷺ کے دشمنوں سے [illegible] سرمایہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] معاملہ شامل ہیں اور بعض اوقات ایک ہی بات کی تکرار ہو جاتی ہے لیکن یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ یہ کتاب [illegible] میں خود [illegible] ہے۔ میں [illegible] صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ [illegible] مستقبل میں [illegible]

[illegible] 37 [illegible]

[illegible]

خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا خطبہ اوّل

[illegible]

جمادی الاخری کا سب سے اہم دن اس کی ۲۲ تاریخ ہے کیونکہ [illegible] مخزن عرفان رسالت، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے [illegible] سال [illegible]۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور امام [illegible] اولین خلیفہ راشد اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام بنی نوع انسان سے افضل [illegible] کہ اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کو آپ کی حکمت و استقامت نے ناکام [illegible] منتخب فرمایا [illegible] مدت خلافت ۲ سال ۳ ماہ اور ۱۰ دن ہے اور اس مختصر عرصے میں [illegible]

پوری ریاست میں امن و امان بھی قائم کیا۔

[illegible] کارناموں کو قید تحریر میں لانا ناممکن ہے [illegible] خطبہ خلافت [illegible] حاصل کی جاتی ہیں۔ ان کی [illegible] کا جائزہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ سہولت کیلئے ہم اس کے مختلف پہلو بسر وار پیش [illegible]

[illegible]

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمد و ثناء کے بعد سب سے پہلے اسی سوال کا گویا جواب دیا چنانچہ [illegible]

[illegible] فانی قد ولیت علیکم ولست بخیرکم فان احسنت فاعینونی [illegible] فقومونی

ترجمہ [illegible] مجھے تمہارا [illegible] بنایا گیا ہے [illegible] میں تم میں افضل نہیں۔ پس اگر میں نیک کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر برا کام کروں تو مجھے

میں تم میں افضل نہیں پس اگر میں نیک کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر برا کام کروں تو مجھے درست کردو۔

ہر جھوٹ بولنے والا خائن ہے۔ اور سچ بولنا بھی امانت میں شامل ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] دنیا کے بادشاہوں کی اپنی عظمت کی [illegible] فہمیوں کی پرزور تردید کرنے کیلئے آپ [illegible]

فرمایا: لست بخیرکم میں تم میں بہترین نہیں ہوں۔

[illegible] پرستی اور خوشامد کا پہلے [illegible] سے سدِ باب کر دیا۔ [illegible] اور کوئی شخص مشورہ دیتے یا تنقید کرتے وقت احساس کمتری کا شکار نہ ہو جائے۔ آپ بڑی وضاحت سے [illegible]۔ [illegible] کرتا [illegible] وہی اچھا ہے جو غرور و تکبر سے پاک ہو کر خود کو ملت کا خادم سمجھے۔ جو مسند حکومت پر بیٹھ کر اپنے آپ کو معصوم اور اپنی رائے کو قطعی گردانتا ہے۔ وہ بہرحال خیر سے محروم ہے اور اس سے کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی وہ فرعون ہٹلر، لینن، سٹالن وغیرہ تو ہو سکتا ہے۔ خدا کا بندہ فرمانبردار اور ملت اسلامیہ [illegible] نہیں۔

کتنا دل افروز اور حکمت آموز ہے یہ ارشاد گرامی کہ اگر اچھا کروں تو میری مدد کرو اور برا کروں تو سیدھا کر دو۔ اس ایک جملے سے وہ تمام تصورات باطل ہو گئے جن کی رو سے بادشاہ ہی کو معیار حق سمجھا جاتا تھا۔ کتنی نیاز مندی اور کیسا انکسار ہے مجھے سیدھا کر دو، کیا آج کے جمہوری فرمانرواؤں کو بھی اسی انداز میں سوچنے اور بولنے کی توفیق ملی ہے۔

۲۔ حق گوئی اور غلط بیانی:

پھر فرمایا:

الصدق امانۃ والکذب خیانۃ

[illegible]

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حقیقت کو آشکارا فرمایا ہے کہ بددیانت وہی نہیں جو پاس رکھی ہوئی امانت میں خیانت کرتا ہے بلکہ ہر جھوٹ بولنے والا خائن ہے۔ اور سچ بولنا بھی امانت میں شامل ہے۔

آج کے حاکم، محکوم، قومی نمائندے اور کرسی نشین جس تھوک کے حساب سے جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی سے مخفی نہیں (الا ماشاء اللہ) حقیقت یہ ہے کہ ایک جھوٹ کی بیماری ہزاروں اخلاقی امراض کا پیش خیمہ ہے۔ کاش ملت کے خیر خواہ اس بیماری کے خلاف ملک گیر جہاد کریں۔

۳۔ طاقتور کون اور کمزور کون؟:

[illegible]

[illegible] الضعیف فیکم قوی عندی حتی [illegible] علیہ حقہ [illegible] والقوی فیکم ضعیف عندی حتی [illegible] الحق منہ [illegible] شاء اللہ

ترجمہ: اور تم میں جو ضعیف ہے، وہ میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہے جب تک میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں انشاء اللہ تعالیٰ اور تم میں جو قوی ہے۔ وہ میرے نزدیک [illegible] تک میں اس سے (کسی دوسرے کا چھینا ہوا) حق نہ لے لوں انشاء اللہ۔

آج ہمارے معاشرے سے یہ تصور کتنا دور ہے۔ غریب و کمزور [illegible] اپنی [illegible] پیس میں پستا [illegible] ہے اور کوئی اس کا پرسان حال نہیں۔ اسے انصاف حاصل کرنے اور اپنا حق وصول [illegible] پڑتے ہیں۔ کتنی محنت کرنا پڑتی ہے اور کتنی قیمت

اب بھی [illegible] قدر [illegible] حق [illegible] انصاف [illegible] چاہتے ہیں [illegible] کا بول بالا [illegible] چاہتے ہیں اور ظلم و جبر [illegible] کرنے [illegible] تو انہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر چلنا ہو گا۔

[illegible]

> تاریخ گواہ ہے جب تک مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار رہے، دنیا کی عزت وشوکت ان کے قدم چومتی رہی۔

[illegible] کیلئے [illegible] اندمات پھر تے ہیں [illegible] تیمیوں، بیواؤں، دو غریب لوگوں کو ان کے گھربار

[illegible] نہیں۔ کتنے ایم این اے، ایم پی اے، منسٹر، کونسلر اور سب سے بڑھ کر وزیر، مشیر جیتے پھرتے ظلم کے کارندے ہیں یوں لگتا ہے۔ جیسے ہیں کہ ظلم ہی کرنا ہے [illegible] اپنا مقصد تخلیق و مقصد حیات سمجھتے ہیں [illegible] عوام الناس کی [illegible] جو بیٹیوں کی جو عزت خطرے میں ہے، اس سب کا سبب یہی معززین، ہیں جنہیں قوم نے [illegible] پر رحم نہیں [illegible] بھی جب ان پر رحم آتا ہے پولیس جو خود بھی [illegible] زیادہ مستعد نہیں مگر اگر کبھی بھول چوک کر کسی مجرم کو گرفتار کر بھی لے تو ان کے سرپرستوں، حامیوں اور سفارشیوں کے آگے بے بس ہو جاتی ہے۔ پھر اس ساری صورت حال کی سب سے زیادہ ذمہ داری ملک کے صدر اور وزیر اعظم پر عائد ہوتی ہے۔ یہ امر کس قدر تکلیف دہ ہے کہ اتنے اونچے مناصب پر براجمان ہونے والے بھی نہ صرف اس صورت حال کو برداشت کیے جاتے ہیں۔ بلکہ نظریہ ضرورت کے تحت خود بھی اس میں ملوث ہوتے ہیں۔

سچ فرمایا کسی صاحب نظر نے

گر بہ میر و سگ وزیر و موش را دیواں کنند
ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

اب بھی ارباب اقتدار اگر حق و انصاف کی بساط بچھانا چاہتے ہیں [illegible] اپنے ملک کی فضا سے جلا وطن کرنے کے آرزو مند ہیں تو انہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا

۴۔ جہاد کی عظمت واہمیت:

پھر فرمایا

لا یدع قوم الجهاد فی سبیل الله الا ضربهم الله بالذل.

"جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر ذلت مسلط کر دیتا ہے"

تاریخ گواہ ہے جب تک مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار رہے دنیا کی عزت وشوکت ان کے قدم چومتی رہی۔ انہوں نے تھوڑے عرصے میں [illegible] حصے پر قبضہ کر لیا اور قیصر و کسریٰ کی قوت و ہیبت کو ملیا میٹ کر دیا۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ان کا راستہ نہ روک سکی۔ اللہ اللہ کیا شان تھی ان مجاہدوں کی جن کے بارے میں طارق بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبات کو حضرت اقبال نے یوں منظوم کیا ہے۔

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

آج بھی ملت اسلامیہ کی بقا و سالمیت کا راز اسی جذبے میں مضمر ہے، مگر افسوس قوم کے کرتے دھرتے اسی سے غافل ہیں۔ ہندوستان بالخصوص کشمیر [illegible] وغیرہ میں مسلمانوں پر قیامتیں ڈھائی جا رہی ہیں ان کا اسلامی تشخص مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں [illegible] ہیں [illegible] اسلام کے خلاف [illegible] ہوتی ہے مگر افسوس صد افسوس [illegible] بیدار ہونے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں اس قوم کے جوانوں سے [illegible]

[illegible]

کی آبرو سے کھیلنے [illegible]

کل کرتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

لصیر، محمد بن قاسم اور محمود غزنوی [illegible]

بھلا دیا گیا ہے۔

۵۔ فحاشی و بے حیائی کی مذمت:

[illegible]

[illegible]

[illegible] قوم میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ [illegible]

ن کا اصل سبب وہ فحاشی و بے حیائی ہے [illegible]

۔ میوزک سنٹر، کلب اور سینما گھر تو ایک عرصے سے قومی اخلاق و کردار تباہ کرنے میں مصروف تھے مگر اس سلسلے میں موجودہ [illegible] حکومت نے بھی حد کر دی ہے۔ آج کا "ٹی۔وی" "شرم و حیا کیجئے ٹی بی" ہے۔ [illegible] اور کالجوں کا نظام تعلیم تو پہلے بھی قابل تعریف نہیں تھا۔ مگر دور حاضر میں مادر پدر آزادی بڑی سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ [illegible] [illegible] نے تباہ کر دیا ہے، ہم بڑے شوق سے اسی کو دعوت دے رہے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] سے اخلاقی تباہی سے کوئی خطرہ نہیں، اُسے جہاد سے کیا واسطہ، جہاد قوم کی عظمت ہے اور فحاشی اس کی ذلت، اسی نکتے کو حضرت اقبال علیہ الرحمہ نے

[illegible]

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

[illegible] برابر قرار دینے والوں نے [illegible] ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کرنے کی جو کوششیں کیں، اُن کا ایک پہلو [illegible]

[illegible]

[illegible] بال میٹ کرانا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

[illegible]

۶۔ اطاعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

[illegible]

[illegible] اللہ ورسولہ [illegible] عصیت اللہ

ورسولہ فلا طاعۃ لی

ترجمہ: تم میری اطاعت کرو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

[illegible]

[illegible] نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ کی [illegible]

[illegible]

اگر [illegible]

اس [illegible] اطاعت بھی [illegible] نہیں رہتی

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان [illegible]

حاکم تو مسلمان قوم کا نمائندہ ہوتا ہے

[illegible]

جس پر [illegible]

قرآن [illegible]

جائز نہیں۔ پھر خدا کی اطاعت، اطاعتِ رسول کے بغیر ناممکن ہے۔ اور

[illegible]

ﷺ سے منہ پھیر، اطاعت خدا سے بھی محروم ہو گئے۔ انکار حدیث کا یہ فتنہ

[illegible]

میں تھا [illegible]

فرما کر اپنی راہ عمل کا اعلان کر دیا۔

موجودہ حکام میں اطاعتِ خدا اور رسول اللہ ﷺ کا جذبہ کتنا ہے

وہاں کا پروگرام کیا ہے۔ کسی سے مخفی نہیں۔ [illegible]

ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا [illegible] اطاعت جائز ہے۔

۷۔ اقامتِ صلوٰۃ اور دعا:

خطبہ آپ نے بیعت کی تکمیل کے بعد دیا تھا۔ نماز کا وقت تھا

بعد فرمایا: قُومُوا اِلٰی صَلَاتِکُم یَرحَمُکُمُ اللہُ

ترجمہ: [illegible]

> خالد بن ولید، موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم اور محمود غزنوی علیہم الرضوان کی اولاد کو کن بھول بھلیوں میں الجھا دیا گیا ہے۔

اسلامی حکومت کی یہ بھی اہم ذمہ داری ہے کہ نظام صلوٰۃ قائم

[illegible] مسلمان

[illegible] نہیں ہے۔

الذين إن مكناهم في

الأرض أقاموا الصلوة وآتوا الزكوة

وأمروا بالمعروف ونهوا عن المنكر

ولله عاقبة الأمور (سورہ حج)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خيار أئمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم وتصلون

عليهم ويصلون عليكم وشرار أئمتكم الذين تبغضونهم

ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم (مسلم شریف)

ترجمہ: تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت

کریں اور جنہیں تم دعائیں دو اور جو تمہیں دعائیں دیں اور تمہارے بدترین

حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور جو تم سے بغض رکھیں اور جن پر تم لعنت

بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔

> تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جنہیں تم دعائیں دو اور جو تمہیں دعائیں دیں

الاستفتاء

(مشتاق احمد مجددی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا اپنی بیوی سے کچھ جھگڑا ہوا اور اس نے اپنے بھائی سے مشورہ کیا کہ بیوی کو میں ایک طلاق دے دیتا ہوں بعد میں اگر صلح ہو گئی تو بہتر ہے ورنہ باقی طلاقیں دے دیں گے۔ بھائی عرضی نویس کے پاس گیا اور عرضی نویس نے تین طلاقیں لکھ دیں۔ بھائی نے اس طلاق نامہ پر دستخط لیے جا تو شخص مذکور نے بغیر طلاق نامہ پڑھے شخص کی بات پر کہ جو میں نے کہا ہے وہی لکھا ہوگا دستخط کر دیئے۔ اور بھائی نے طلاق نامہ روانہ کر دی۔ بعد میں جب طلاق کا مسئلہ سامنے آیا تو پتہ چلا کہ اس میں تو تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں۔ شخص مذکور حلفاً کہتا ہے کہ میں نے تین طلاقیں نہیں دیں اور نہ ہی تین طلاقیں لکھنے کا کہا ہے۔ یہ جو کچھ بھی لکھا گیا ہے یہ تو میرے بھائی نے معلوم ہے یا عرضی نویس کی کارستانی ہے میرا اس تحریر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

السائل

محمد رفیق ولد نور محمد ساکن ورپال کلاں

> طلاق دینے کا حق صرف اور صرف خاوند کو ہی ہوتا ہے

[illegible]

بنا بر صدق قائل۔ صورت مسئولہ میں شخص مذکور کا نکاح تاحال قائم ہے۔ اور اس کے بھائی یا عرضی نویس کی طرف سے لکھی گئی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔ چونکہ حکم حدیث ہے بیدہ عقدة النكاح کے مطابق طلاق دینے کا حق صرف اور صرف خاوند کو ہوتا ہے اور کسی کی طرف سے لکھے گئے یا بولے گئے الفاظ طلاق شرعی طور پر نافذ نہ ہوں گے۔ جبکہ خاوند مذکور حلفیہ بیان کر رہا ہے کہ میں نے ایک طلاق کا کہا تھا اس لیے خاوند کی طرف سے تو ایک طلاق رجعی ہی متصور ہو سکتی۔ اور عند الشرع ایک طلاق رجعی پر عدت شرعی گذرنے سے پہلے پہلے خاوند اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔ جیسا کہ شخص مذکور نے اپنے بیان حلفی میں رجوع کا اعلان کر کے اپنی منکوحہ و مطلقہ طلاق رجعی سے رجوع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

لہذا فریقین حسب سابق خاوند بیوی ہیں اور باقی دروغ برگردن کاسب ہے۔

> طلاق رجعی پر عدت شرعی گذارنے سے پہلے پہلے خاوند کو اپنی بیوی سے رجوع کر لینا جائز ہے

یادرفتگاں

حضرت مولانا الحاج محمد شریف صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

بانی دارالعلوم نقشبندیہ (ڈسکہ)

[illegible]

سیالکوٹ سے جانب مشرق جموں روڈ پر "باجرہ گڑھی" نامی ایک گاؤں ہے۔ جہاں سے [illegible] شریف صوم وصلوٰۃ [illegible] [illegible] میں [illegible] ہیں۔

مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۵ء میں بروز [illegible] 10 [illegible] شریف [illegible]

آپ کے دادا جان کا نام کرم دین تھا جو کہ نہایت متقی پرہیزگار درصوم وصلوٰۃ کے پابند انسان تھے۔ ان کے دو صاحبزادے تھے (۱) محمد رمضان صاحب (۲) صوفی ضمیر احمد صاحب۔ صوفی ضمیر احمد جو کہ مولانا الحاج محمد شریف صاحب کے والد محترم تھے شروع ہی سے دین کی طرف مائل تھے اور حضرت امیر ملت پیر طریقت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے دست حق پر بیعت تھے۔ [illegible] خوشگوار اور دینی ماحول میں ہوئی جس کا آپ کی شخصیت [illegible]

ایک دن آپ سکول کے باہر کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے تو وہاں سے ایک درویش کا گزر ہوا اس کی نظر مولانا پر پڑی تو آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ اسی دوران آپ کے بڑے بھائی بھی وہاں سے گزرے۔ اس درویش نے آپ کے بڑے بھائی کو بتایا کہ یہ بچہ بھی بہت بڑا عالم دین بنے گا۔ اس کا ستارہ بہت تیز ہے۔ اللہ اسے کامیاب کرے۔ آپ ابھی چہارم یا [illegible] آپ مرشد خانہ حضرت امیر ملت [illegible] قبلہ امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے صوفی ضمیر احمد سے دریافت کیا کہ یہ بچہ کون ہے تو صوفی ضمیر احمد صاحب نے عرض کی یہ میرا بیٹا محمد شریف ہے۔ اور عرض کی کہ [illegible] محمد شریف لوگوں کے دلوں کو اللہ کے نور سے رنگے گا۔

آپ کے والد ماجد صوفی ضمیر احمد صاحب چونکہ دین دار اور [illegible] (محمد شریف) [illegible] حاصل کر کے چنانچہ آپ کے والد محترم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے گاؤں کے قریب مرا کیوال کے [illegible] میں [illegible] آپ مدرسہ میں داخل ہوئے تو آپ چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے [illegible] پر بھی [illegible] مہارت رکھتے تھے

مولانا محمد شریف صاحب نے قبلہ عالم محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت فرمائی اور آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف سے خلافت بھی حاصل کی۔

آپ کا جنازہ ڈسکہ کا تاریخی جنازہ تھا

آپ نے تقریباً ڈیڑھ دو سال تک مرالیوال میں علم حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ نے محدث کوٹلوی فقیہ اعظم مولانا محمد شریف سے ابتدائی کتب پڑھیں بعد ازاں مولانا محمد شریف صاحب علی پور شریف کے جامع نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ اور تمام معقولات اور منقولات کو حاصل کیا۔

مولانا محمد شریف صاحب نے قبلہ عالم محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت فرمائی اور آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف سے خلافت بھی حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۵۱ء میں فیصل آباد میں دورہ حدیث پڑھا۔ علاوہ ازیں کچھ عرصہ ضلع شیخوپورہ کی جامع مسجد میں دین کی خدمت کرتے رہے۔

۱۹۶۱ء یا ۱۹۶۲ء میں آپ ڈسکہ تشریف لائے اور جامع مسجد نور میں دارالعلوم نقشبندیہ کی بنیاد رکھی اور مسجد نور کے حجرے میں شعبہ حفظ و ناظرہ، شعبہ درس نظامی کا آغاز کر دیا۔ یہ دور تقریباً آج سے چالیس سال قبل کا ہے۔ اس وقت ضلع سیالکوٹ میں کوئی معیاری درسگاہ نہیں تھی۔ شروع شروع میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جوں جوں لوگوں کو دارالعلوم کے قیام کا علم ہوا لوگ اپنے بچوں کو علم سے بہرہ ور کرنے کیلئے داخل کراتے چلے گئے۔ مولانا الحاج محمد شریف صاحب تقریباً چوبیس پچیس سال دارالعلوم نقشبندیہ میں مسلکِ اہلسنت کے فروغ کیلئے کوشاں رہے کچھ دیر علالت کے بعد ۱۹۸۳ء میں بروز پیر صبح ساڑھے سات بجے آپ اس دنیا فانی سے پردہ فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ گورنمنٹ ڈگری کالج کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ آپ کا جنازہ ڈسکہ کا تاریخی جنازہ تھا۔ آپ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال "18" اگست کو ہوتا ہے۔

تاثرات

جناب صوفی محمد آصف نقشبندی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

آپ کا ارسال کردہ "مجلۃ الحقیقہ" وصول ہوا۔ (شکریہ) آپ کی کاوشیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں قبول و منظور ہوں (آمین)

اولیاء کرام جو کہ وارثین انبیاء ہیں کی تعلیمات کو عام کرنا اور اشاعت کرنا اللہ کے کرم کے بغیر ممکن نہیں۔ موجودہ دور کی تحریکات نے اسلام کی اصل روح کو گزند پہنچانے کی کوشش کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مجاہدین کے ذریعے اپنے دین کی حفاظت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

والسلام

صاحبزادہ میاں تنویر رحمت قریشی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت میاں رحمت اللہ قریشی قادری

سرپرست اعلیٰ جامعہ الوحید

رڑیانہ چک نمبر ۳۱۔ رب (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

درج ذیل پتہ جات سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے

مجلة الحقيقه

اندرون ملک

١۔ تربیلا ڈیم ← علامہ محمد صدیق ضیاء انجینئر

٢۔ حافظ آباد ← محمد یوسف حضوری ریلوے روڈ

٣۔ ڈسکہ ← حافظ بک ڈپو کلاتھ تیلیانوالہ

٤۔ سیالکوٹ ← محمد عارف نقشبندی نقش لاثانی ہائی سکول مہر ٹاؤن

٥۔ راولپنڈی ← لاثانی بک سنٹر حق نواز روڈ گلاس فیکٹری

٦۔ سانگلہ ہل ← صاحبزادہ نور المصطفیٰ رضوی

٧۔ شیخوپورہ ← رانا طلعت محمود ڈیرہ سینگو والیاں حافظ آباد روڈ

٨۔ علی پور چٹھہ ← مولانا شفقات احمد نقشبندی نئی آبادی

٩۔ فیصل آباد ← رانا شوکت محمود نزد سلیم مارکیٹ ستیانہ روڈ

١٠۔ لاہور ← حافظ بک ڈپو کشمیر روڈ نیو شاد باغ لاہور

بیرون ممالک

١۔ امریکہ ← رانا محمد سلیم BROOK LYN NY-11218

٢۔ انگلینڈ ← یاسر محمود LANCA SHIRE POST CODE BL-9-DA.

٣۔ جرمنی ← منظور حسین 70376 STUTT GART.

٤۔ سپین ← کاشف خان 46025 VALENCIA.

نذر عقیدت

پروفیسر محمد حسین آسی

[illegible]

نگہباں اور ناصر ہے سدا صدیق اکبرؓ کا
نبی ﷺ صدیق اکبرؓ کا، خدا تعالیٰ صدیق اکبرؓ کا

مرے صدیق اکبرؓ پیشوا ہیں ساری امت کے
تھا محبوب حق ﷺ ہے پیشوا صدیق اکبرؓ کا

بڑا مشکلوں، حاجت روا مشکل کشا ہے جو
ہے دیکھا ہم نے گر بار ہا صدیق اکبرؓ کا

خدا و مصطفیٰ ﷺ کے فضل سے ہے سرفرازی!
[illegible] کیلئے سبب تھا صدیق اکبرؓ کا

نبی ﷺ کے دین کے جو کام آیا مال کس کا تھا
عمرؓ فاروق، عثمانؓ یا صدیق اکبرؓ کا

نبی ﷺ کے عشق نے سب مشکلیں آسان فرمائیں
بہت ہی سخت تھا سفر آزما صدیق اکبرؓ کا

وہ ہے اللہ کا باغی وہ ہے سرکار کا دشمن
جو ظالم ہے صدیقؓ کا ناروا صدیق اکبرؓ کا

نبی ﷺ ہے صدق تو تصدیق ابن ابو قحافہؓ ہے
نبی کا راستہ ہے راستہ صدیق اکبرؓ کا

اولوالفضل و عتیق و ذوالکرم و اتقیٰ ہیں نام ان کے
اونچی شان ہے، کیا پوچھنا صدیق اکبرؓ کا

یہ دن صدیق اکبرؓ کا ہے تو میں بھی دعا کر لوں
مرے مولا عطا مجھ کو گدا صدیق اکبرؓ کا

مگر یہ ظلم ہے خود تک دعا محدود اگر رکھوں
نہیں محدود جب فیض و عطا صدیق اکبرؓ کا

بلیغ شیخ کرتا ہے دعا سب کیلئے آسی
الٰہی بخش سب کو واسطہ صدیق اکبرؓ کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ماهنامه مجلة الحقيقه" شکر گڑھ، رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل=590

کرشمۂ قدرت

25-مئی 2002ء بوقت 9 بجکر 30 منٹ پر 12-ربیع الاول شریف کے مبارک موقع پر حکومت پاکستان نے ایٹمی میزائل حتف 5 (غوری) کا کامیاب تجربہ کیا۔ غوری میزائل سسٹم کا یہ تیسرا تجربہ تھا۔ حتف 5 میزائل دو ہزار کلومیٹر تک مار کرسکتا ہے۔ ایک ہزار کلوگرام ایٹمی مواد لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ حتف 5 میزائل کے تجربہ کی خصوصی اور اہم بات یہ تھی کہ جب میزائل فضا میں بلند ہوا تو اس کے نیچے سفید و گولڈن آگ لگی ہوئی تھی نزدیکی قصبات و دیہات کے لوگوں نے اسے دیکھا اور قریبی سڑک پر موجود لوگوں کی کثیر تعداد نے میزائل چلتے ہی پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ عینی شاہدین کے مطابق میزائل نے دھواں چھوڑنا شروع کیا تو آسمان پر دھوئیں سے **"یا محمد ﷺ"** لکھا گیا۔ جو کافی دیر تک آسمان پر موجود رہا۔